ماہنامہ
انصار اللہ
قادیان
مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ (الصّف:۱۵)

WE ARE THE HELPERS OF ALLAH
MAJLIS ANSARULLAH BHARAT
نحن انصار اللہ
وفاء خلافت
نصرت دین

جنوری 2025ء

مؤرخہ 22 نومبر 2024ء کو مجلس انصار اللہ قادیان
کے زیر اہتمام منعقدہ پکنک کے موقع پر نماز جمعہ
ادا کرتے ہوئے اراکین انصار اللہ قادیان

زیر صدارت مکرم لقمان احمد بھٹی صاحب نائب صدر انصار اللہ شمالی ہند
مؤرخہ 22 ستمبر 2024ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ راجوری،
مکرم مختار احمد بھٹی صاحب ناظم انصار اللہ بھی دیکھے جاسکتے ہیں

زیر صدارت مکرم سفارت احمد صاحب نائب صدر
انصار اللہ شمال مشرقی ہند مؤرخہ 29 ستمبر 2024ء کو
منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مغربی اڈیشہ

مؤرخہ 08 دسمبر 2024ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع
مجلس انصار اللہ ضلع کولکا تا، ہورا، میدنی پور
(مغربی بنگال) کے موقع پر اسٹیج کا ایک منظر

زیر صدارت مکرم محمد یعقوب پاشا صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع کرشنا
مؤرخہ 08؍دسمبر 2024ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ
ضلع کرشنا (آندھرا پردیش) کے موقع پر اسٹیج کا ایک منظر

مؤرخہ 08؍دسمبر 2024ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع
مجلس انصاراللہ ضلع کولکاتا، ہورا، میدنی پور (مغربی بنگال)
کے موقع پر لوائے انصاراللہ لہرانے کا ایک منظر

مؤرخہ 22 ستمبر 2024ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع
مجلس انصاراللہ راجوری کے موقع پر حاضر اراکین
انصاراللہ ضلع راجوری (جموں کشمیر) کا ایک منظر

مؤرخہ 22 ستمبر 2024ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع
مجلس انصاراللہ دہلی کے موقع پر حاضر اراکین
انصاراللہ ضلع دہلی کا ایک منظر

زیر صدارت مکرم عبدالمتین صاحب زعیم مؤرخہ 08؍دسمبر
2024ء کو منعقدہ تربیتی اجلاس مجلس انصاراللہ
حلقہ فلک نما (حیدرآباد، تلنگانہ) کے اسٹیج کی تصویر

مؤرخہ 15 دسمبر 2024ء کو مجلس انصاراللہ ملاپورم
(کیرالہ) کی طرف سے منعقدہ تبلیغی بک اسٹال پر
معلومات حاصل کرتے ہوئے عوام الناس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (الصَّف:۱۵) رَبِّ انۡفُخۡ رُوۡحَ بَرَکَۃٍ فِیۡ کَلَامِیۡ ھٰذَا وَاجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھۡوِیۡۤ اِلَیۡہِ (فتح اسلام)

عہد مجلس انصاراللہ

أَشۡهَدُ أَنۡ لَّاۤ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡكَ لَہٗ وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اِسلام احمدیت کی مضبوطی اور اِشاعت اور نظامِ خلافت کی حفاظت کیلئے اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی آخر دم تک جِدّ و جُہد کرتا رہوں گا اور اِس کیلئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز مَیں اپنی اَولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ (اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی)

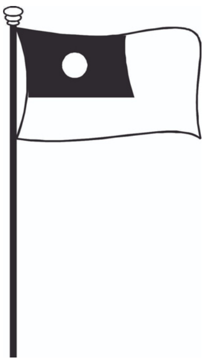

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

ماہنامہ انصاراللہ قادیان

مجلس انصاراللہ بھارت کا ترجمان

جلد:23 | صلح 1404 ہجری شمسی۔ جنوری 2025ء | شمارہ:1

فہرست مضامین

★	اداریہ	2
★	درس القرآن ودرس الحدیث	3
★	ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	4
★	گزارشات از صدر مجلس انصاراللہ بھارت	5
★	خلاصہ جات خطباتِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
★	اختتامی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ یو کے فرمودہ 29 ستمبر 2024ء	11
★	100 سو سال قبل نومبر 1924ء	20
★	مکتوب مبارک حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	21
★	بنیادی مسائل کے جوابات (1) انتخاب از ڈائری مکرم عابد خان صاحب (1)	22
★	مکرم عارف قریشی صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کا ذکر خیر	23
★	منظور شدہ مجلس عاملہ مجلس انصاراللہ بھارت برائے سال 2025ء	25
★	مبارک! سالِ نَو کی فرحتیں (نظم)	27
★	اخبار مجالس	28

نگران:

عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصاراللہ بھارت

مدیر

حافظ سید رسول نیاز
فون:98763 32272

نائب مدیر

محمد ابراہیم سرور
فون:97811 56535

مجلس اِدارت

ایچ شمس الدین، شیخ محمد زکریا، سید کلیم احمد عجب شیر، سید اعجاز احمد آفتاب، وسیم احمد عظیم

مینیجر

طاہر احمد بیگ
فون:99152 23313

انسپکٹر

عرفان احمد
فون:98782 64860

مطبع

فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

پروپرائٹر

مجلس انصاراللہ بھارت

مقام اشاعت

ایوان انصار قادیان، ضلع گورداسپور، پنجاب
ای میل:ansarullah@qadian.in

بدل اشتراک سالانہ

سالانہ-/250 روپے۔ فی پرچہ -/50 روپے

آن لائن ایڈیشن: مسرور احمد لون

شعیب احمد ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصاراللہ بھارت قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر مجلس انصاراللہ بھارت

اداریہ

تلاوتِ قرآن کریم اور اسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نماز میں تلاوت قرآن کریم: زندگی کے تمام مواقع کی طرح تلاوت قرآن کریم کے تعلق میں بھی آنحضرت ﷺ کا بابرکت اُسوہ ہمارے لیے بہترین رہنما ہے۔

آپؐ کثرت کے ساتھ تلاوت قرآن کریم کرنے والے بابرکت وجود تھے۔ آپؐ نفل نمازوں کی ادائیگی کے وقت گھنٹوں قیام کرتے اور تلاوت قرآن کریم سے اپنے جسم وروح کو تازگی پہنچاتے۔ روایت میں مذکور ہے کہ نماز تہجد میں سورۃ البقرۃ، آلِ عمران اور سورۃ النساء کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ اپنی امت کو بھی اس کی ترغیب دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

أعبدُ النّاس أکثرُھُمْ تلاوۃً للقرآن (کنز العمال)

یعنی لوگوں میں سے زیادہ عبادت گزار شخص وہ ہے جو سب سے زیادہ قرآن کی تلاوت کرتا ہے۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ جب وہ (باہر سے) اپنے گھر واپس آئے تو اس میں تین بڑی فربہ حاملہ اونٹنیاں موجود پائے؟'' ہم نے عرض کی: جی ہاں! آپؐ نے فرمایا: ''تین آیات جنہیں تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں پڑھتا ہے۔ وہ اس کے لئے تین بھاری بھرکم اور موٹی تازی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔'' (صحیح مسلم)

دوسروں سے قرآن کریم سننا: صحابہ کی اچھی آوازوں میں کلام الٰہی سننا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت محبوب تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے قرآن سناؤ! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں آپؐ کو قرآن سناؤں؟ آپؐ پر تو قرآن نازل ہوا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي یعنی مجھے کسی اور سے سننا بہت محبوب ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن)

درس القرآن کا ثواب: مساجد میں روزانہ ہونے والے قرآن کریم کا درس سننے کی فضیلت اور ثواب کا اندازہ درج ذیل حدیث سے واضح ہے۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ جب ہم صفہ میں تھے رسول اللہؐ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ وہ ہر روز صبح بطحان یا عقیق کی طرف جائے اور وہاں سے بغیر کسی گناہ اور قطع رحمی کے دو بڑی بڑی کوہانوں والی اونٹنیاں لے آئے۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہؐ! ہم سب ایسا پسند کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: پھر تم میں سے ہر ایک کیوں صبح مسجد نہیں جاتا تا کہ اللہ عزوجل کی کتاب میں سے دو آیتوں کا علم حاصل کرلے یا پڑھے جو اس کے لیے دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور تین (آیات) جو تین (اونٹنیوں) سے بہتر ہیں اور اور چار (آیات) چار (اونٹنیوں) سے بہتر ہیں۔ اسی طرح اپنی تعداد کے مطابق اونٹوں سے (بہتر ہیں)۔ (صحیح مسلم)

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اہل قرآن! قرآن پڑھے بغیر نہ سویا کرو اور اس کی تلاوت رات کو اور دن کے وقت اس انداز میں کرو جیسے اس کی تلاوت کرنے کا حق ہے۔ اور اس کو پھیلاؤ اور اس کو خوش الحانی سے پڑھا کرو اور اس کے مضامین پر غور کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ (مشکوٰۃ المصابیح کتاب فضائل القرآن)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''پس اصل حقیقت اصل چیز قرآن کریم ہے۔ قرآن کریم کو پڑھنے کی طرف توجہ دینی چاہیے اور خاص طور پر انصار کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہیے اور نہ صرف خود توجہ دینی چاہیے بلکہ اپنے بچوں کو بھی اس طرف توجہ دلانی چاہیے تا کہ وہ بھی قرآن کریم پڑھیں اور اپنی حالتوں کو بہتر کریں۔''

(روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 19 نومبر 2024ء صفحہ 5 کالم 2)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حافظ سید رسول نیاز

القرآن الکریم

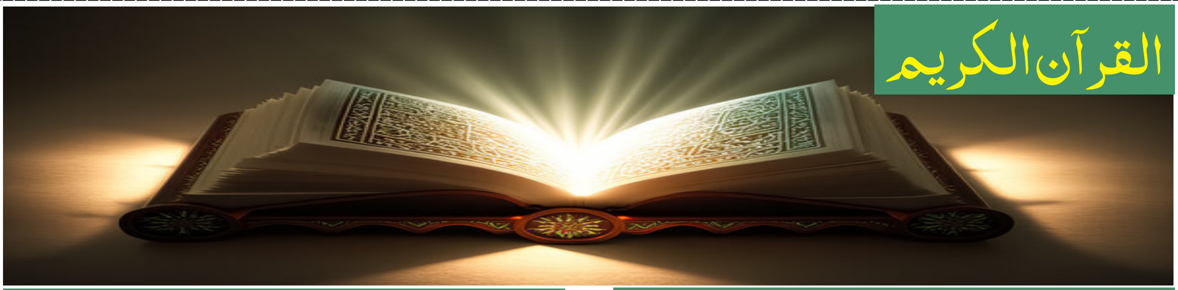

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ○

(سورۃ الاحزاب:22)

ترجمہ: یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔

حدیث النّبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنْطَلَقْنَا اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ بَلٰى - قَالَتْ فَاِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْاٰنَ - وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ -

(مسلم کتاب الصلوٰۃ)

ترجمہ: حضرت سعد بن ہشامؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مَیں نے عرض کی کہ اَے اُمّ المؤمنین مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارہ میں کچھ بتائیں۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیا آپ قرآن نہیں پڑھتے؟ مَیں نے کہا کیوں نہیں، ضرور پڑھتا ہوں۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نبی کے اخلاق قرآن کریم کے عین مطابق تھے۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم نے ایک ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے

’’دنیا میں کروڑہا ایسے پاک فطرت گذرے ہیں اور آگے بھی ہوں گے۔ لیکن ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوب تر اس مردِ خدا کو پایا ہے جس کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا (الاحزاب:57) ان قوموں کے بزرگوں کا ذکر تو جانے دو جن کا حال قرآن شریف میں تفصیل سے بیان نہیں کیا گیا صرف ہم اُن نبیوں کی نسبت اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ حضرت داؤد حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور دوسرے انبیاء سو ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں نہ آتے اور قرآن شریف نازل نہ ہوتا اور وہ برکات ہم بچشم خود نہ دیکھتے جو ہم نے دیکھ لئے تو ان تمام گذشتہ انبیاء کا صدق ہم پر مشتبہ رہ جاتا کیونکہ صرف قصّوں سے کوئی حقیقت حاصل نہیں ہوسکتی اور ممکن ہے کہ وہ قصّے صحیح نہ ہوں اور ممکن ہے کہ وہ تمام معجزات جو اُن کی طرف منسوب کئے گئے ہیں وہ سب مبالغات ہوں کیونکہ اب ان کا نام و نشان نہیں بلکہ ان گذشتہ کتابوں سے تو خدا کا پتہ بھی نہیں لگتا اور یقیناً نہیں سمجھ سکتے کہ خدا بھی انسان سے ہم کلام ہوتا ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے یہ سب قصّے حقیقت کے رنگ میں آ گئے۔ اب ہم نہ قال کے طور پر بلکہ حال کے طور پر اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ مکالمہ الٰہیہ کیا چیز ہوتا ہے۔ اور خدا کے نشان کس طرح ظاہر ہوتے ہیں اور کس طرح دعائیں قبول ہو جاتی ہیں اور یہ سب کچھ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا اور جو کچھ قصّوں کے طور پر غیر قومیں بیان کرتی ہیں۔ وہ سب کچھ ہم نے دیکھ لیا۔ پس ہم نے ایک ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے۔ کسی نے یہ شعر بہت ہی اچھا کہا ہے۔ ؎

محمدؐ عربی بادشاہ ہر دو سرا　　کرے ہے رُوح قدس جس کے دَر کی دربانی
اُسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں　　کہ اُس کی مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لئے سورج۔ وہ اندھیرے کے وقت ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا۔ وہ نہ تھکا نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصہ کو شرک سے پاک نہ کر دیا۔ وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے اور اس کی سچی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے کہ جیسا ایک صاف اور شفاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو۔ کون صدقِ دل سے ہمارے پاس آیا جس نے اُس نور کا مشاہدہ نہ کیا اور کس نے صحت نیت سے اس دروازہ کو کھٹکھٹایا جو اُس کے لئے کھولا نہ گیا لیکن افسوس! کہ اکثر انسانوں کی یہی عادت ہے کہ وہ سفلی زندگی کو پسند کر لیتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ نور اُن کے اندر داخل ہو۔‘‘

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 301 تا 303)

گزارشات ازصدر مجلس

سال 2025ء کا پروگرام۔ اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنانے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب:22)

ترجمہ: یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُر زور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسانِ کامل کہلایا...... وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء، امام الاصفیاء، ختم المرسلین، فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔"

(اتمام الحجۃ، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 308)

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 2024ء کیلئے مرسلہ اپنے روح پرور پیغام میں انصار کو نیک نمونہ بننے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

"انصار اللہ کی عمر میں انسان اپنی پختگی کی عمر کو پہنچ جاتا ہے۔ اس پختہ عمر میں خاص طور پر یہ سوچ اپنے اندر بہت زیادہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ اس کا خلافت سے مضبوط تعلق ہو اور اپنی اولاد کی تربیت پر خاص توجہ ہو جس کا بہترین طریق انہیں اپنا نیک نمونہ پیش کرنا ہے۔ یاد رکھیں کہ ہمارے نمونے ہی ہیں جو نوجوانوں کے لیے بھی صحیح سمت متعین کرنے والے ہوں گے۔ ہمارے نمونے ہی ہیں جو ہمارے بچوں کے لیے بھی رہنما ہوں گے۔ ہمارے نمونے ہی ہیں جو معاشرے میں تبدیلیاں لانے والے ہوں گے۔"

اس مناسبت سے سال 2025ء کو "اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے عنوان سے منانے کی تجویز مجلس کی طرف سے بھجوانے پر سیدنا حضور انور نے ازراہِ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔

مجالس میں ناظمین اضلاع اور زعماء کرام درج ذیل پروگرام منعقد کروانے کی طرف خصوصی توجہ دینے کی درخواست ہے۔

۞ **تربیتی اجلاسات:** سال 2025ء میں ہونے والے ماہانہ تربیتی اجلاسات یا ان میں سے بیشتر "اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے عنوان کے تحت منعقد کئے جائیں اور اس کے لیے ہر ماہ 12 صفحات کا مواد مرکز سے مجالس میں ارسال کیا جائے گا۔

۞ 2025ء میں منعقد ہونے والے تمام مقامی، ضلعی و صوبائی اجتماعات "اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے بینر کے تحت منعقد کئے جائیں۔ ان تمام اجتماعات میں کم از کم ایک خصوصی نشست اسی عنوان کے تحت منعقد کی جائے جس میں حضرت رسول اکرمؐ کے اسوہ کے مختلف پہلوؤں کو اُجاگر کیا جائے۔ ان اجتماعات کیلئے مرکز سے ہی ایک banner ڈیزائن کر کے مجالس میں ارسال کیا جائے گا تا کہ تمام اجتماعات ایک جیسے banner کے تحت منعقد ہوں۔

۞ **سالانہ اجتماعات** کے علمی مقابلہ جات کے موضوعات "اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" سے متعلق ہی تجویز کئے جائیں۔

۞ **مطالعہ کتب:** شعبہ تعلیم کے تحت مطالعہ کتب کیلئے سال 2025ء میں "حضرت مرزا غلام احمدؑ اپنی تحریروں کی رُو سے" میں باب "حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" رکھا گیا ہے۔

۞ **امتحان دینی نصاب** کیلئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے کی کتاب "چالیس جواہر پارے" میں سے ایک حصہ رکھا گیا ہے۔

۞ **سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس:** ہندوستان کے چند منتخب اضلاع میں وسیع پیمانے پر "سیرت النبیؐ کانفرنس" منعقد کر کے زیرِ تبلیغ احباب اور غیر مسلموں کو بھی مدعا کیا جائے۔

۞ **سیمینارز:** تمام مجالس میں اس عنوان سے سیمینارز منعقد ہوں۔

اس حوالہ سے سالانہ لائحہ عمل میں بھی تفصیل درج ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مجالس کو اس کے مطابق پروگرام منعقد کرنے کی توفیق دے۔ آمین

عطاء المجیب لون

صدر مجلس انصار اللہ بھارت

خلاصہ جات خطباتِ جمعہ   ماہِ اکتوبر،نومبر 2024ء

فرمودہ سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خلاصہ خطبہ جمعہ 04/اکتوبر 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے

غزوہ خندق کے تناظر میں سیرت نبوی کا بیان، دعاؤں کی تحریک

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جنگِ احزاب کی مزید تفصیل یوں بیان ہوئی ہے کہ جب مشرکین کو خندق عبور کرنے کے باوجود کوئی کامیابی نصیب نہ ہوئی اور سخت ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا تو انہوں نے اتحاد کیا کہ وہ سب مل کر صبح حملہ کریں گے۔ چنانچہ صبح سب نے مل کر خندق کو گھیر لیا، خندق کو بار بار عبور کرنے کے ساتھ سخت تیراندازی کا مقابلہ ہوا۔ کفار مسلمانوں کی طرف سے کسی غفلت کے منتظر تھے، اور یہ حملے اور کوششیں وقفے وقفے سے ہوتی رہیں۔ اسی مرحلے پر وحشی بن حرب نے طفیل بن نعمان یا طفیل بن مالک بن نعمان انصاریؓ کو اپنا چھوٹا نیزہ مار کر شہید کر دیا، حضرت سعد بن معاذؓ کو بھی تیر لگا اور آپؓ بھی زخمی ہو گئے، اور اسی زخم کی وجہ سے کچھ دن بعد اُن کی شہادت ہو گئی۔

یہی وہ دن تھا کہ جس روز مسلمانوں کے لیے شدید مصروفیت، اور حملوں کی وجہ سے نماز بھی اپنے وقت پر پڑھنا مشکل ہو گیا۔ اس دن مسلمان نمازیں تو پڑھتے رہے مگر ایک مسلسل خوف اور پریشانی کے عالم میں نمازیں ادا کی گئیں، عصر کے وقت شدید حملے کی وجہ سے نمازِ عصر تنگ وقت میں پڑھی گئی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ اس وقت تک کیونکہ صلوٰۃ خوف مشروع نہیں ہوئی تھی اس لیے بوجہ مسلسل خطرے اور مصروفیت کے صرف ایک نماز یعنی عصر بے وقت ہو گئی تھی جو مغرب کے ساتھ ملا کر پڑھی گئی، اور بعض روایات کی رُو سے صرف ظہر اور عصر کی نمازیں بے وقت ادا کی گئی تھیں۔ نمازیں وقت پر ادا نہ کیے جانے کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اس کا اتنا صدمہ ہوا کہ آپؐ نے فرمایا خدا کفار کو سزا دے انہوں نے ہماری نمازیں ضائع کیں۔ اس سے محمد رسول اللہ ﷺ کے اخلاق پر ایک بڑی گہری روشنی پڑتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ترین چیز آپؐ کے لیے خدا کی عبادت تھی۔ حکَم و عدل سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اُن تمام روایات کو جن میں تمام نمازوں کا رات کے وقت ادا ہونے کا ذکر ہے، ضعیف قرار دیا ہے۔ فرمایا کہ کسی معتبر حدیث میں چار (نمازیں) جمع کرنے کا ذکر نہیں ہے۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ واقعہ صرف یہ ہوا تھا کہ ایک نماز یعنی صلوٰۃ العصر معمول سے تنگ وقت میں ادا کی گئی۔

اللہ تعالیٰ کی تقدیر مسلمانوں کے حق میں ایک روز شدید آندھی کی صورت میں بھی ظاہر ہوئی۔ صبح سفیدی نمودار ہونے سے پہلے سارا میدان خالی ہو گیا اور ایک فوری اور محیر العقول تغیّر کے طور پر مسلمان مفتوح ہوتے ہوتے فاتح بن گئے۔ جب رسول اللہؐ کو کفار کی پسپائی کی اطلاع ملی تو آپؐ نے خدا کا شکر ادا کیا اور فرمایا کہ یہ ہماری کسی کوشش کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ محض خدا تعالیٰ کے فضل کی وجہ سے ہے جس نے اپنے دَم سے احزاب کو پسپا کر دیا۔

دنیا کے موجودہ حالات، پاکستان اور بنگلہ دیش کے احمدیوں کے لیے بھی حضورِ انور نے دعا کی تحریک فرمائی۔ ★...★...★

خلاصہ خطبہ جمعہ 11/ اکتوبر 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
غزوہ خندق کے تناظر میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بیان

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد **حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کل جنگ احزاب کا ذکر چل رہا ہے۔** یہ بیان ہوا تھا کہ کفار نے رات کو آندھی اور طوفان کی وجہ سے میدان خالی کر دیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہؐ سے لشکروں کو واپس بھگا دیا تو آپؐ نے فرمایا: اَلْآنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا۔ یعنی آئندہ ہم قریش کے خلاف نکلیں گے مگر اُنہیں ہمارے خلاف نکلنے کی ہمت نہیں ہوگی۔ اور اس کے بعد واقعی ایسا ہوا۔ خندق کا محاصرہ پندرہ دن یا بیس دن رات یا ایک ماہ کے قریب رہا۔ غزوہ خندق میں نو (۹) افراد شہید ہوئے تھے اور دو صحابہ پہلے شہید ہو گئے تھے۔ جنگ احزاب کا معجزانہ انجام ہوا۔ لشکر کفار کے چلے جانے کے بعد آنحضرتؐ نے بھی صحابہؓ کو واپسی کا حکم دیا اور مسلمان میدان کارزار سے اُٹھ کر مدینہ میں داخل ہو گئے۔

اس سارے فتنے کی تہ میں بنونضیر کے وہ محسن کش یہودی تھے جن پر آنحضرتؐ نے احسان کر کے ان کو مدینہ سے امن و امان کے ساتھ نکل جانے کی اجازت دے دی تھی۔ مگر بنوقریظہ کا خطرہ قائم تھا اور ان کے فتنے کا سدباب ضروری تھا۔ اسی لئے رسول اللہؐ نے اعلان کروایا کہ بنوقریظہ کی طرف نکل پڑیں اور عصر کی نماز وہیں پڑھیں۔ چنانچہ اعلان سنتے ہی صحابہ تیزی سے نکل پڑے۔ جب محاصرہ طول پکڑ گیا اور یہودیوں کو مفاہمت کی کوئی صورت نہ ملی تو اُن کے رئیس کعب بن اسد نے اُن کے سامنے تین تجاویز پیش کیں۔ اوّل: ہم محمدؐ پر ایمان لا کر مسلمان ہو جائیں۔ دوم: ہم اپنے بچوں اور عورتوں کو قتل کر دیں اور عواقب سے بے فکر ہو کر تلواریں لے کر میدان میں نکلیں اور پھر جو ہو سو ہو۔ سوم: آج سبت کی رات ہے اور محمدؐ اور اس کے اصحاب آج اپنے آپ کو ہماری طرف سے امن میں سمجھتے ہوں گے پس آج رات ہم قلعہ سے نکل کر آپؐ اور آپؐ کے ساتھیوں پر حملہ کر دیں اور بعید نہیں کہ ہم غالب آ جائیں۔ مگر بنوقریظہ نے تینوں تجاویز ماننے سے انکار کر دیا اور معاملہ وہیں کا وہیں رہا۔★...★...★

خلاصہ خطبہ جمعہ 18/ اکتوبر 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
مسجد فضل لندن کے سنگِ بنیاد کے حوالے سے مسجد فضل کی تاریخ

تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد **حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کل یوکے جماعت مسجد فضل کے سَو سال مکمل ہونے پر ایک تقریب منعقد کر رہی ہے،** جس میں غیر مہمان، ہمسائے وغیرہ بھی مدعو کیے گئے ہیں۔ مسجد فضل کی ایک تاریخی حیثیت ہے، اس لحاظ سے کہ یہ جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد ہے جو عیسائیت کے گڑھ میں بنائی گئی تھی اور پھر یہاں سے اسلام کی حقیقی تعلیم اور تبلیغ لوگوں میں وسیع پیمانے پر شروع ہوئی۔

مسجد فضل کی تعمیر سے پہلے ووکنگ میں ایک مسجد بنائی گئی تھی، اور اس کو بنانے والے مشہور مستشرق جی ڈبلیو لائٹنر تھے جو لاہور میں اورینٹل کالج کے پرنسپل کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے اور انگلستان واپس آ کر ۱۸۸۹ء میں انہوں نے یہ مسجد تعمیر کروائی۔ یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ یہ ۱۸۸۹ء وہی سال ہے جب جماعت احمدیہ مسلمہ کا قیام عمل میں آیا۔ مگر باقاعدہ لندن میں مسلمانوں کی پہلی مسجد ہونے کا اعزاز مسجد فضل کو ہی حاصل ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے مغرب میں اسلام کے پھیلنے کے حوالے سے بہت کچھ بیان فرمایا ہے، یہی چیز ہماری تبلیغی سرگرمیوں کی بنیاد ہے۔ چودھری فتح محمد سیال صاحبؓ انگلستان کے پہلے باقاعدہ مبلغ تھے، انہیں اللہ تعالیٰ نے یہاں پہلا پھل بھی عطا کیا اور پہلے احمدی مسٹر کوریو تھے جو ایک صحافی تھے، ان کے بعد ایک درجن کے قریب افراد جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ارشاد فرمایا کہ انگلستان میں کوئی جگہ خریدیں جہاں مسجد بنائی جائے۔ چنانچہ دو ہزار دوسَو پاؤنڈ سے زائد رقم سے یہ جگہ پٹنی کے علاقے میں خریدی گئی۔ ۱۹۲۴ء میں ویمبلے کی بین المذاہب نمائش کے لیے حضرت مصلح موعودؓ نے ایک کتاب لکھی جو ''احمدیت یعنی حقیقی اسلام'' کے نام سے شائع شدہ ہے۔ ۱۹/اکتوبر ۱۹۲۴ء اتوار کے دن اس مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ سنگِ بنیاد کے دو سال بعد شیخ عبدالقادر صاحب نے اس کا افتتاح کیا۔ آج ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے والے بنیں۔★...★...★

خلاصہ خطبہ جمعہ 25/ اکتوبر 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
غزوہ خندق کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان

تشہد،تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب محاصرہ شدید ہو گیا تو بنو قریظہ رسول اللہؐ کے فیصلے پر قلعوں سے اُتر آئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اس محاصرے کی مدت کم و بیش بیس دن بیان کی ہے۔ اس فیصلے میں حضرت سعد بن معاذؓ کو حَکم بنایا گیا۔ رسول اللہؐ کے یہود کو قید کرنے کے حکم پر ان کو رسیوں سے باندھ دیا گیا اور عورتوں اور بچوں کو علیحدہ کر دیا گیا۔ اُن کے قلعوں سے پندرہ سو تلواریں، تین سو زرہیں، دو ہزار نیزے، پندرہ سو چمڑے کی ڈھالیں اور بہت سے برتن ملے۔ اونٹ اور دیگر جانور بھی پائے گئے جو سب کے سب جمع کر لیے گئے۔ اوس قبیلے کے اصرار پر آپؐ نے فرمایا کہ میرے صحابہ میں سے جس کو چاہو اختیار کر لو تو انہوں نے حضرت سعد بن معاذؓ کو اختیار کر لیا۔ حضرت سعدؓ اوس قبیلے کے رئیس تھے اور بنو قریظہ کے حلیف تھے اس لیے اُن کا خیال تھا کہ معاملہ ہمارے ہاتھ میں ہے اور عرب دستور کے مطابق حضرت سعدؓ اپنے حلیف قبیلہ کے لیے رعایت کریں گے لیکن حضرت سعدؓ کا پاکیزہ اور مخلص دل خدا اور اس کے رسولؐ کو ہی سب رشتوں اور تعلقات پر مقدم کیے ہوا تھا۔

حضرت سعد بن معاذؓ نے دونوں اطراف سے اپنے فیصلے کو قبول کرنے کے عہد و پیمان کے بعد اپنا فیصلہ سُنایا کہ بنو قریظہ کے مقاتل یعنی جنگجو لوگ قتل کر دیے جائیں اور ان کی عورتیں اور بچے قید کر لیے جائیں اور ان کے اموال مسلمانوں میں تقسیم کر دیے جائیں۔ آنحضرتؐ نے فیصلہ سنا تو بے ساختہ فرمایا: لَقَدْ حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ یعنی تمہارا یہ فیصلہ ایک خدائی تقدیر ہے۔ آپؐ نے بتقاضائے رحم یہ بھی حکم صادر فرمایا کہ مجرموں کو ایک ایک کر کے علیحدہ علیحدہ قتل کیا جاوے یعنی ایک کے قتل کے وقت دوسرے مجرم پاس نہ ہوں۔ جو بھی کوئی عورت تقسیم کی جائے یا فروخت کی جائے اگر اُس کے ساتھ چھوٹا بچہ یا بچی ہو تو اُس کو اُس کی ماں سے الگ نہ کیا جائے جب تک کہ وہ بالغ نہ ہو جائے۔ ایسا ہی اگر دو چھوٹی بہنیں ہوں تو اُنہیں بھی بالغ ہونے تک جدا نہ کیا جائے۔ یہ تھا رحمۃ للعالمین کا عمل اور اپنے مخالفین پر احسان۔ ★...★...★

خلاصہ خطبہ جمعہ 01 نومبر 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
غزوہ بنو قریظہ کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان

تشہد،تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: غزوہ بنو قریظہ کی مزید تفصیل یوں ہے کہ اس غزوہ میں دو مسلمان حضرت خلاد بن سویدؓ اور حضرت منذر بن محمدؓ شہید ہوئے جبکہ بنو قریظہ کے یہود کے قتل ہونے والوں کی تعداد کے بارے میں اختلاف ہے مختلف روایات میں چھ سو، سات سو، آٹھ سو، نو سو کی تعداد بیان ہوئی ہے لیکن حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ تحقیق کے مطابق لکھتے ہیں کہ کم و بیش چار سو آدمی اُس دن سعدؓ کے فیصلے کے مطابق قتل کیے گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو حکم دے کر ان مقتولین کو اپنے انتظام میں دفن کروایا۔ مخالفین اسلام مبالغہ کی حد تک تعداد بیان کر کے اسلام کو ظالم مذہب ہونا قرار دیتے ہیں۔

اس زمانے کے ایک احمدی سکالر سید برکات صاحب نے بھی اس پہ بڑی تحقیق کر کے اپنی کتاب رسول اکرمؐ اور یہود حجاز میں لکھا ہے کہ مقتولین کی تعداد بیس سے زیادہ نہیں اور یہ کسی حد تک معقولیت کا پہلو لیے ہوئے ہے۔ بعض باتیں ان کی بہرحال معقول ہیں اور ان کو تحقیق میں بنیاد بنایا جا سکتا ہے۔

سعدؓ کے فیصلے کے بعد اس معاملے کے ساتھ آپؐ کا تعلق صرف اس قدر تھا کہ آپؐ نے اپنی حکومت کے نظام کے ماتحت اس فیصلے کو ایسے رنگ میں جاری فرمایا کہ جو رحمت و شفقت کا بہترین نمونہ سمجھا جا سکتا ہے۔ پس آپؐ پر قطعاً کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا بلکہ حق یہ ہے کہ یہ واقعہ آپؐ کے اخلاق فاضلہ، حسن انتظام اور آپؐ کے فطری رحم و کرم کا ایک نہایت بیّن ثبوت ہے۔

مارگولیس جیسا مورخ بھی جو ہرگز اسلام کے دوستوں میں سے نہیں ہے اس موقع پر وہ بھی اس اعتراف پر مجبور ہوا ہے کہ سعدؓ کا فیصلہ حالات کی مجبوری پر مبنی تھا جس کے بغیر چارہ نہیں تھا۔ سعدؓ کا فیصلہ گو اپنی ذات میں سخت سمجھا جاوے مگر وہ ہرگز عدل و انصاف کے خلاف نہیں تھا اور پھر یہ فیصلہ یہودی شریعت کے عین مطابق تھا۔ یہ فیصلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں تھا۔ ★...★...★

خلاصہ خطبہ جمعہ 08؍نومبر 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
تحریکِ جدید کے اکانوے ویں (۹۱) سال کے آغاز کا اعلان

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ البقرۃ کی آیت ۲۷۵ کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ اللہ تعالیٰ کے اِس ارشاد کے مطابق مالی قربانیوں میں بہت بڑھ چڑھ کر اپنے آپ کو پیش کرنے والی ہے۔ جماعت کے مختلف چندے ہیں۔ لازمی چندہ جات ہیں، چندہ عام، چندہ وصیّت وغیرہ، پھر تحریک جدید اور وقفِ جدید کی تحرکات ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کے افراد اخلاص و وَفا کے ساتھ بڑھ چڑھ کر مالی قربانیوں میں حصّہ لیتے ہیں اور چھپ کر بھی اور اعلانیہ طور پر بھی قربانی کر رہے ہوتے ہیں۔ مجھے پتا ہے بعض لوگ ایسے ہیں کہ اپنا پیٹ کاٹ کر، اپنی خوراک کم کر کے، اپنے بچوں کے اخراجات کم کر کے یہ قربانیاں دیتے ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے جب تحریکِ جدید کی تحریک جاری فرمائی تو آپؓ نے سادہ زندگی کا مطالبہ کیا تھا اور آپؓ نے فرمایا تھا کہ سادہ زندگی کر کے اپنے پیسے جوڑو اور اِس کے حساب سے خرچ کرو۔ اِس کے نتیجے میں بعض لوگ ایسے ہیں جو خود سادہ سے سادہ زندگی گزارتے ہیں اور بڑی بڑی رقمیں دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سترہ اعشاریہ نو، آٹھ 17.98 ملین پاؤنڈ کی مالی قربانی کی توفیق تحریک جدید میں ملی جماعت کو۔ گذشتہ سال سے سات لاکھ اناسی ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے یہ۔

پہلی دس ممالک: جرمنی، برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، مڈل ایسٹ کی جماعت، بھارت، آسٹریلیا، انڈونیشیا، مڈل ایسٹ کی ایک جماعت، گھانا۔

انڈیا کے دس صوبہ جات: کیرالہ، تامل ناڈو، تلنگانہ، اڑیشہ، کرناٹک، جموں و کشمیر، پنجاب، بنگال، مہاراشٹرا، دہلی۔

دس جماعتیں: حیدرآباد، قادیان، کالی کٹ، کوئمبی ٹور، مینجری، میلا پالم، بنگلور، کلکتہ، کیرنگ، کیرولائی۔ مالی قربانیاں کرنے والے اِن سب لوگوں کو اللہ تعالیٰ جزا دے اِن کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے۔

آخر پر حضورِ انور نے دو مرحومین کا ذکرِ خیر فرما کر ان کی نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا ہے۔★...★...★

خلاصہ خطبہ جمعہ 15؍نومبر 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
صلح حدیبیہ کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج صلح حدیبیہ کے حوالے سے ذکر شروع کروں گا۔ صلح حدیبیہ ذی القعدہ ۶ ہجری بمطابق مارچ ۶۲۸ عیسوی کو ہوئی۔ اسے غزوہ حدیبیہ بھی کہا جاتا ہے۔ غزوہ حدیبیہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے پوری سورت، سورۃ الفتح نازل فرمائی۔ حدیبیہ ایک کنویں کا نام تھا، جو آغازِ اسلام میں مسافروں اور حجاج کے کام آتا تھا، لیکن یہاں کوئی آبادی نہیں تھی۔ یہ مقام مکّے سے ۹ میل کے فاصلے پر واقع ہے، مدینے سے مکّے کا فاصلہ تقریباً ۲۵۰ میل ہے، اس طرح مدینے سے حدیبیہ کا فاصلہ ۲۴۱ میل بنتا ہے۔ حدیبیہ حرمِ مکّہ کی مغربی حد ہے۔

روایات اور تاریخ سے پتا چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک خواب کی بنا پر سفرِ حدیبیہ اختیار کیا تھا۔ اس خواب کی بنا پر آپؐ نے اپنے صحابہؓ کو تحریک فرمائی کہ وہ عمرے کے لیے تیاری کر لیں۔ عمرہ گویا ایک چھوٹی قسم کا حج تھا جسے حج کے بعض مناسک کو ترک کر کے بیت اللہ کے طواف اور قربانی کی جاتی ہے۔ اس عبادت کے لیے سال کا کوئی مخصوص حصّہ مقرر نہیں بلکہ یہ سال میں کسی بھی وقت اور موسم میں کی جاسکتی ہے۔

غزوہ حدیبیہ میں مسلمانوں کی تعداد ایک ہزار سے لے کر سترہ سَو تک بیان کی گئی ہے۔ سفرِ حدیبیہ میں آپؐ کی زوجہ حضرت امِ سلمہؓ آپؐ کے ساتھ تھیں۔ آپؐ ذوالقعدہ کے شروع میں بروز پیر روانہ ہوئے اور ذوالحلیفہ پہنچ کر وہاں ظہر کی نماز ادا کی، پھر قربانی کے جانور منگوائے جن کی تعداد ستّر تھی۔ اس سفر میں مسلمانوں کے پاس دوسَو گھوڑے تھے۔ حدیبیہ کے مقام پر پانی کی قلت کے حوالے سے ایک روایت حضرت ناجیہؓ نے بیان کی ہے۔

حضورِ انور نے آخر پر دو مرحومین (1) عزیزم شہریار راکین شہید ولد محمد عبداللہ وہاب صاحب آف بنگلہ دیش (2) مکرم عبداللہ اسد عودہ صاحب آف کبابیر کا ذکرِ خیر فرمانے کے بعد ان کی نمازِ جنازہ غائب بھی پڑھانے کا اعلان فرمایا۔★...★...★

خلاصہ خطبہ جمعہ 22؍نومبر 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد،ٹلفورڈ، یوکے

صلح حدیبیہ کے تناظر میں سیرت نبویؐ کا بیان نیز دعاؤں کی تحریک

تشہد،تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب آنحضرتؐ نے حدیبیہ کی وادی میں پہنچ کر قیام فرمایا تو اِس وادی کے چشمہ کے پاس قیام کیا۔ جب صحابہؓ اِس جگہ ڈیرے ڈال چکے تو قبیلہ خزاعہ کا ایک نامور رئیس بُدَیل بن وَرْقا نامی، جو قریب ہی کے علاقے میں آباد تھا، اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ آنحضرتؐ کی ملاقات کے لیے آیا اور اِس نے آپؐ سے عرض کیا کہ مکّہ کے رؤساء جنگ کے لیے تیار کھڑے ہیں اور وہ کبھی بھی آپؐ کو مکّہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہم تو جنگ کی غرض سے نہیں آئے بلکہ صرف عمرہ کی نیّت سے آئے ہیں اور افسوس ہے کہ باوجود اِس کے کہ قریش مکّہ کو جنگ کی آگ نے جلا جلا کر خاک کر رکھا ہے مگر پھر بھی یہ لوگ باز نہیں آتے اور مَیں تو اِن لوگوں کے ساتھ اِس سمجھوتہ کے لیے بھی تیار ہوں کہ وہ میرے خلاف جنگ بند کر کے مجھے دوسرے لوگوں کے لیے آزاد چھوڑ دیں۔ لیکن اگر اُنہوں نے میری اِس تجویز کو بھی ردّ کر دیا اور بہرصورت جنگ کی آگ کو بھڑکائے رکھا تو مجھے بھی اُس ذات کی قَسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ پھر مَیں بھی اِس مقابلہ سے اُس وقت تک پیچھے نہیں ہٹوں گا کہ یا تو میری جان اِس رستہ میں قربان ہو جائے اور یا خدا مجھے فتح عطا کرے۔ اگر مَیں اِن کے مقابلے میں آ کر مِٹ گیا تو قصّہ ختم ہوا لیکن اگر خدا نے مجھے فتح عطا کی اور میرے لائے ہوئے دین کو غلبہ حاصل ہو گیا تو پھر مکّہ والوں کو بھی ایمان لے آنے میں کوئی تأمل نہیں ہونا چاہیے۔

عُروہ بن مسعود نامی قبیلہ ثقیف، حلیس بن علقمہ کنانی اور مِکْرَز بن حَفْص نے آنحضرتؐ سے گفتگو کی۔ رسول اللہؐ کا اِس معاملے میں بطور اپنے سفیر حضرت خِرَاش بن اُمَیَّہ اور حضرت عثمان بن عفّانؓ کو قریش کی طرف بھیجنے کا بھی ذکر ملتا ہے۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر پا کر آنحضرتؐ نے صحابہؓ سے بیعت لی جو بیعتِ رضوان کے نام سے مشہور ہے۔ آخر پر حضور انور نے دنیا کے موجودہ حالات کے پیشِ نظر دعائیہ تحریک فرمائی۔★...★...★

خلاصہ خطبہ جمعہ 29؍نومبر 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد،ٹلفورڈ، یوکے

غزوہ خندق کے تناظر میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بیان

تشہد،تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: صلح حدیبیہ کے موقع پر مسلمانوں میں سے حضرت ابنِ زُنَیمؓ شہید ہو گئے، قریش نے اُن کو تیر مار کر قتل کر دیا تھا۔ پھر قریش نے ایک جماعت آنحضرتؐ کے پاس بھیجی، جن میں سُہَیل بن عَمرو بھی تھا، آنحضرتؐ نے جیسے ہی دُور سے اُس کو دیکھا تو صحابہؓ سے فرمایا کہ سُہَیل کے ذریعہ تمہارا معاملہ سہل یعنی آسان ہو گیا۔ اُس نے پہنچ کر کہا کہ ہمارے جو آدمی آپؐ نے دونوں مرتبہ پکڑے ہیں، اُنہیں ہمارے پاس واپس بھیج دیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ مَیں اُن کو اُس وقت تک نہیں بھیجوں گا، جب تک تم میرے ساتھیوں کو نہیں چھوڑو گے۔ اِس پر اُن سب لوگوں نے کہا کہ اچھا ہم اُنہیں چھوڑ دیتے ہیں، جس پر قریش نے حضرت عثمانؓ اور باقی دس صحابہؓ کو واپس بھیج دیا، اُس وقت آنحضرتؐ نے بھی اُن کے آدمیوں کو چھوڑ دیا۔

حضرت عثمانؓ کو کافروں نے پکڑ لیا تھا اور جب یہ خبر آنحضرتؐ کو پہنچی تو آپؐ نے صحابہؓ سے ایک بیعت، عہد، لیا تھا، جسے بیعتِ رضوان کہتے ہیں۔ اِس موقع پر حضرت عمرؓ کے جوش و خروش کا بھی ذکر ملتا ہے۔ بہرحال بڑی ردّ و کد کے بعد یہ معاہدہ تکمیل کو پہنچا اور قریباً ہر اَمر میں آنحضرتؐ نے اپنی بات کو چھوڑ کر قریش کا مطالبہ مان لیا اور خدائی منشاء کے ماتحت اپنے اِس عہد کو پوری وفاداری کے ساتھ پورا کیا۔

اِس معاہدہ کی دو نقلیں کی گئیں اور بطور گواہ کے فریقین کے متعدّد معززین نے اِن پر دستخط ثبت کیے۔ معاہدہ کی تکمیل کے بعد سُہَیل بن عَمرو معاہدہ کی ایک نقل لے کر مکّہ کی طرف واپس لَوٹ گیا اور دوسری نقل آنحضرتؐ کے پاس رہی۔ صحابہؓ کے اضطراب کا بھی ذکر ملتا ہے۔ رسول اللہؐ نے حدیبیہ میں اُنیس دن اور بیس راتیں قیام کیا۔ واپسی سفر میں اعلان کرا کے صحابہؓ کو جمع کروایا اور فرمایا کہ آج رات مجھ پر ایک سورت (سورۂ فتح) نازل ہوئی ہے جو مجھے دنیا کی سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہے۔ صلح کے بہت سے ثمرات ظاہر ہوئے، بالآخر مکّہ مکرمہ فتح ہوا۔★...★...★

اپنے گھروں کے ماحول کو ایسا بناؤ جہاں محبت اور پیار نمایاں ہو

بچوں کے لیے دعا کرو اور نرمی کا سلوک کیا کرو اور نرمی اور پیار سے سمجھاؤ گے تو وہ بات سمجھیں گے

﴿اختتامی خطاب امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز﴾

برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ یو کے فرمودہ 29 ستمبر 2024ء

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

آج ہمارے ساتھ اس اجتماع میں بیلجیئم کے انصار بھی شامل ہیں جن کا اجتماع ہو رہا ہے اور شاید ایک آدھ جگہ اور بھی ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو توفیق دے کہ اس اجتماع سے بھرپور فائدہ اٹھانے والے ہوں۔

انصار اللہ کی ذمہ داریاں:

ہم جس معاشرے میں رہ رہے ہیں جہاں ترقی کے نام پر ہر قسم کی آزادی اور بے جا آزادی کو رواج دیا جا رہا ہے، آزادی کے نام پر لغو قسم کی حرکات کو بھی جائز قرار دیا جا رہا ہے ایسے میں انصار اللہ کی ذمہ داریاں پہلے سے بہت بڑھ جاتی ہیں کیونکہ انصار اللہ وہ تنظیم ہے، جماعت کا وہ حصہ ہے جو اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکا ہے اور اس لحاظ سے اس کی ذمہ داری ہے کہ باقی افراد جماعت کے لیے نمونہ بنیں۔

پس اس بات کو سمجھتے ہوئے ان باتوں کو اپنانے، ان پر عمل کرنے اور اسے پھیلانے کی کوشش کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے چاہتے ہیں اور جس کے پورا کرنے کے لیے ہم نے آپؑ کی بیعت کی ہے۔ ہم نے اپنے گھروں کے ماحول کو بھی ایسا بنانا ہے جہاں یہ پاک نمونے قائم ہوں۔ اپنے بیوی بچوں کے سامنے بھی ایسے نمونے قائم کرنے ہیں جو ان کے لیے ایک نمونہ ہوں اور اپنے معاشرے اور ماحول میں بھی وہ نمونے قائم کرنے ہیں جو معاشرے کی بھلائی اور بہتری کے لیے ایک راستہ دکھانے والے ہوں۔ پس اس لحاظ سے ہماری بہت بڑی ذمہ داری ہے جس کو سمجھنا چاہیے اور اس کے لیے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ پس اگر ہم نے اپنے نمونے نہ دکھائے، اس عمر کو پہنچ کر جو ہماری انتہائی بلوغت کی عمر ہے اپنے وہ نمونے قائم نہ کیے جو دوسروں کے لیے مثال ہوں تو پھر ہم اپنی بیعت کا بھی حق ادا کرنے والے نہیں ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف جگہوں پر ہمیں نصائح فرمائی ہیں۔ چھوٹی سے چھوٹی بات سے لے کر بڑی باتوں تک ہر قسم کی نصیحتیں فرمائیں۔

اس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض باتیں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے کیا چاہتے ہیں۔

گھر اور معاشرہ کا تعلق:

پہلی بات تو یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں یہ نصیحت فرمائی کہ اپنے گھروں کے ماحول کو ایسا بناؤ جہاں محبت اور پیار نمایاں ہو۔ کیونکہ گھر معاشرے کی وہ چھوٹی اکائی ہے جس میں اگر امن اور سلامتی ہو، پیار اور محبت ہو تو پھر وہی پیغام باہر لوگوں کو بھی پہنچتا ہے، وہی پیغام سارے گھر کے افراد کو بھی پہنچتا ہے اور وہ پھر آگے اس کو پہنچانے والے ہوتے ہیں۔

عورتوں سے حسن معاشرت کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ

الصلوٰۃ والسلام نے بڑی نصیحت فرمائی ہے۔

اور ایک دفعہ لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے بڑے درد سے فرمایا کہ لوگ تو بلا وجہ عورتوں کو اپنی دشنام طرازی کا نشانہ بنا لیتے ہیں ان کو برا بھلا کہہ دیتے ہیں ان سے لڑائی جھگڑا بھی کر لیتے ہیں لیکن ایک موقع پر آپؑ اپنا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’میرا یہ حال ہے کہ ایک دفعہ میں نے اپنی بیوی پر آوازہ کسا تھا اور میں محسوس کرتا تھا کہ وہ بانگ بلند‘‘ یعنی اونچی آواز جو ہے ’’دل کے رنج سے ملی ہوئی ہے۔‘‘ اس میں غصہ شامل ہے اور ’’بایں ہمہ کوئی دلآزار اور درشت کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا۔‘‘ اس کے علاوہ کوئی ایسی بات نہیں کی تھی جو سخت ہو صرف آواز اونچی تھی لیکن ’’اس کے بعد‘‘ فرماتے ہیں ’’میں بہت دیر تک استغفار کرتا رہا اور بڑے خشوع اور خضوع سے نفلیں پڑھیں اور کچھ صدقہ بھی دیا کہ یہ درشتی زوجہ پر کسی پنہانی معصیت الٰہی کا نتیجہ ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 2 ایڈیشن 1984ء) شاید کوئی میرا چھپا ہوا ایسا گناہ ہے جس کی وجہ سے ایسے سخت الفاظ یا اونچی آواز میرے منہ سے نکل گئی۔

پس یہ وہ معیار ہے جو ہمیں اپنے گھروں میں قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ چالیس سال کی عمر میں آپ انصار میں شامل ہو جاتے ہیں اور یہ عمر ایک ایسی ہے جو پوری بلوغت کی عمر ہے اور یہی عمر ایسی ہے جہاں بعض دفعہ انسان اپنے جذبات بھی قابو میں نہیں رکھتا جس کو خیال ہوتا ہے کہ میری عمر ایسی آ گئی ہے کہ میرا عزت اور احترام بھی زیادہ ہونا چاہیے۔ اگر بیوی کی طرف سے کوئی ایسی بات ہو جائے جو مزاج کے خلاف ہو تو بہت سارے معاملات ایسے آتے ہیں جہاں پتہ لگتا ہے کہ خاوند پھر بہت زیادہ سختی بیویوں پر شروع کر دیتے ہیں یا بیویوں کے جو قریبی رشتے ہیں ان کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں کہ جو پھر بیوی کو نامناسب لگتا ہے اور اس کی طبیعت پر اس کا منفی اثر ہوتا ہے جس کی وجہ سے پھر ایک بے چینی اور بدمزگی گھر میں پیدا ہو جاتی ہے اور اس کا نتیجہ پھر یہ نکلتا ہے کہ بچوں پر بھی برا اثر پڑتا ہے بچوں کی تربیت پر برا اثر پڑتا ہے۔ بچے بعض دفعہ دیکھ لیتے ہیں کہ باپ کے نامناسب رویے کی وجہ سے ہماری ماں کے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے یا باپ ہماری ماں کے جذبات کا صحیح احترام نہیں کرتا اور خیال نہیں رکھتا یا ہمارا باپ اپنے رشتے داروں سے حسن سلوک نہیں کرتا۔ چاہے وہ رحمی رشتہ دار ہوں یا سسرالی رشتہ دار ہوں۔ پھر اس کا اثر بچوں پر پڑتا ہے اور وہ بھی پھر گھر کے ماحول سے بیزار ہوتے ہیں اور باہر جا کر سکون تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جب وہ باہر جاتے ہیں تو باہر کے ماحول میں پھر جیسا بھی ماحول میسر ہے ان کو مل جاتا ہے جس کی وجہ سے پھر برائیاں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں اور بہت سارے بچے اسی لیے بگڑتے ہیں کہ وہ گھروں کے ماحول سے بیزار ہوتے ہیں یا گھروں کے ماحول میں ان کو تسلی نہیں ملتی۔ گھروں کے ماحول میں ان کو بے چینی مل رہی ہوتی ہے۔

مرد کی ذمہ داری: پس اس لحاظ سے یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ مرد اپنی نسلوں کی اصلاح کے لیے، اپنی نسلوں کو بچانے کے لیے، اپنی نسلوں میں دین کی محبت پیدا کرنے کے لیے، اپنی نسلوں کو خدا تعالیٰ سے جوڑنے کے لیے، اپنی نسلوں میں جماعتی احترام اور تعلق پیدا کرنے کے لیے ایسے نمونے قائم کریں جو ایک مثال ہوں۔

ان کے گھروں میں ایک سکون ہو۔ یہ گھروں کا سکون جو ہے جب یہ حاصل ہو جائے گا تو پھر ہر طرف ایک امن اور سکون کی فضا انہیں نظر آئے گی۔ اور بچے پھر اس ماحول میں گھروں میں رہ کر اپنے ماں باپ سے زیادہ تعلق پیدا کرنے والے ہوں گے اور اپنی اصلاح کر کے پھر دین سے بھی جڑنے والے ہوں گے کیونکہ ان کو پتہ ہو گا کہ میرا باپ جو کچھ بھی کر رہا ہے وہ دین کی تعلیم کے مطابق کر رہا ہے۔ پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جو انصار کی عمر کو پہنچ کر پہلے سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ بیشک خدام الاحمدیہ کی بھی ذمہ داری ہے۔ ان کے بچے چھوٹے بچے ہوتے ہیں۔ خدام بھی بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کریں تا کہ بچپن سے ہی گھروں کا پُرسکون ماحول نظر آئے لیکن انصار کی عمر کو پہنچ کر بچے بہت حد تک باشعور ہو جاتے ہیں بلکہ بالغ ہو جاتے ہیں اس لیے اس عمر کو پہنچ کے تو خاص طور پر اس بات کا اہتمام کرنا چاہیے کہ ہمارے گھریلو ماحول نہایت پیار اور محبت والے ہوں اور پُرامن رہنے والے ہوں۔

دعا اور نرم سلوک: پھر بچوں کی تربیت کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک نسخہ بتایا ہے وہ یہ ہے کہ ان کے لیے دعا کرو اور نرمی کا سلوک کیا کرو اور نرمی اور پیار سے سمجھاؤ گے تو وہ بات سمجھیں گے بھی اور ان کو یہ شکوہ بھی نہیں ہو گا کہ ہمارا باپ سختی کر رہا ہے یا ہمیں غلط باتوں پر بلا وجہ ڈانٹ ڈپٹ ہو رہی ہے۔ ڈانٹ ڈپٹ تو ہوتی ہی غلط باتوں پر ہے، غلط باتوں پر بھی ڈانٹ ڈپٹ اگر ضرورت سے زیادہ ہو جائے تو وہ بھی غلط چیز ہے۔ غلط بات ہی ہے جیسا کہ میں نے کہا اس پہ ڈانٹ ڈپٹ ہوتی ہے۔ اچھی باتوں پہ تو کوئی نہیں ڈانٹتا لیکن اس کا بھی اگر صحیح موقع پر نہیں ہو، صحیح طریقے سے نہ ہو تو بچوں پر برا اثر پڑتا ہے۔ اس لیے ہمیشہ اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ بلا وجہ کی ڈانٹ ڈپٹ نہ ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

”ہدایت اور تربیت حقیقی خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے۔ یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہیے۔“ آپؑ فرماتے ہیں ”اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہیے۔“ فرمایا ”ہم تو اپنے بچوں کے لیے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آدابِ تعلیم کی پابندی کراتے ہیں۔ بس اس سے زیادہ نہیں اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہو گا وقت پر سرسبز ہو جائے گا۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 5 ایڈیشن 1984ء)

پھر آپؑ نے یہ بھی فرمایا کہ بچوں کے لیے دعا کرنی چاہیے۔ میں اپنے بچوں کے لیے بہت دعا کرتا ہوں اور یہ تبھی ہو گا جب آپ لوگوں کو ہم سب کو اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلق پیدا ہو گا اور دعا پر اتنا یقین ہو گا کہ ہم یہ سمجھیں گے کہ دعا کے بغیر ہمارا گزارہ نہیں اور اپنی پانچ وقت کی نمازوں میں رقت پیدا کرنے کی کوشش کریں گے، درد پیدا کرنے کی کوشش کریں گے، بچوں کے لیے خاص دعائیں کرنے کی کوشش کریں گے تا کہ ہماری نسلیں بھی بچ جائیں اور ہمیشہ دین کے ساتھ جڑی بھی رہیں اور خدا تعالیٰ سے تعلق بھی ان کا پختہ ہوتا چلا جائے۔

نیکی کرنا، معاف کرنا: پھر ایک نصیحت آپؑ نے یہ بھی فرمائی کہ نیکی کرنے والوں کے ساتھ نیکی کرو اور بدی کرنے والوں کو معاف کر دو، معافی کی عادت بھی ڈالو۔ بعض دفعہ دیکھا گیا ہے کہ ہمارے ہاں ذرا ذرا سی بات پر جب جھگڑے ہو جاتے ہیں تو پھر انسان معاف نہیں کرتا اس کو دل میں رکھتا ہے اور دل میں رکھ کر پھر وہ بات بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ یہ

چیز جو ہے یہ ناپسندیدہ ہے۔اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے اور اسلام کی تعلیم میں اس کو بہت زیادہ ناپسند کیا گیا ہے اور اس سے منع کیا گیا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”سنو اور یادرکھو کہ خدا اس طرز عمل کو پسند نہیں فرماتا۔تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اور محض خدا کے لیے رکھتے ہو نیکی کرنے والوں کے ساتھ نیکی کرو اور بدی کرنے والوں کو معاف کرو۔“

(روئداد جلسہ دعا، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 621)

یعنی نیکی کرنے والوں کے ساتھ تو نیکی ہے ہی اگر نہیں کرو گے تو یہ تو بہت بڑی برائی ہے اور بہت بڑا گناہ ہے لیکن فرمایا کہ بدی کرنے والوں کو بھی معاف کر دو کیونکہ یہ بھی ایک نیکی ہے۔جب ان کو معاف کرو گے تو یہ نیکی ہوگی۔پس اس لحاظ سے ہمیشہ اپنے دلوں میں وسعت پیدا کریں اور اپنے سے برائی کرنے والوں سے بھی صرف نظر کریں اور جس حد تک ممکن ہو سوائے اس کے کہ کسی بہت بڑے نقصان کا احتمال ہو یا جماعتی نقصان ہوتا ہو تب اس کو سزا دینے کے لیے جو مناسب فورم ہے وہاں تو جا سکتے ہیں لیکن خود کبھی ایسی باتیں نہ کریں جس سے لڑائی جھگڑے کی صورتحال پیدا ہو اور معاشرے کا امن برباد ہو اور صرف معاشرے کا امن برباد نہیں ہوگا بلکہ ہمارے یہ نمونے دیکھ کر ہمارے بچوں پر بھی منفی اثر پڑے گا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میں تو جماعت کو باہم اتفاق و محبت سے رہنے کی نصیحت کرنے کے لیے آیا ہوں۔فرمایا کہ دو ہی مسئلے ہیں میرے جن کو لے کر میں آیا ہوں۔اول یہ کہ خدا کی توحید اختیار کرو۔دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔وہ نمونہ دکھاؤ جو دوسروں کے لیے ایک کرامت کا نمونہ ہو جائے۔ایسی نظر ہو ایسا نمونہ ہو جو دوسروں کو مجبور کرے کہ واقعی ان لوگوں کا غیر معمولی حوصلہ اور فعل ہے اور غیر معمولی اخلاق ہیں جس کی وجہ سے یہ آپس میں محبت رکھتے ہیں اور نہ صرف آپس میں محبت رکھتے ہیں بلکہ ہر انسان سے ایک محبت کا تعلق رکھنے والے ہیں۔

باہم اتفاق و اتحاد ہو:

آپؑ نے ایک جگہ فرمایا کہ ”جماعت کے باہم اتفاق و محبت پر میں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجودِ واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائے گی۔نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لیے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔برقی طاقت کی طرح“ یعنی بجلی جس طرح تاروں کے ذریعہ سے چلتی ہے اس طرح ”ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی۔اگر اختلاف ہوا اتحاد نہ ہوتو

پھر بے نصیب رہو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لیے غائبانہ دعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو۔ کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے کہ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے۔ میں نصیحت کرتا ہوں‘‘ آپؑ فرماتے ہیں۔ ’’میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 48 ایڈیشن 1984ء)

اور یہ آپس کے اختلافات ہی ہیں جن کی وجہ سے آجکل ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کی جو حالت ہو رہی ہے کہ دشمن ان پر ہر طرف سے حملہ کر رہا ہے اور بظاہر غالب آرہا ہے حالانکہ مومن کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ان کو غلبہ عطا فرمائے گا لیکن یہاں تو الٹی صورت نظر آرہی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ مسلمانوں میں آپس میں اتفاق نہیں، اتحاد نہیں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس مقصد کے لیے آئے تھے اس کو پورا کرنے کے لیے ہم نے آپس میں بھی اتفاق اور اتحاد پیدا کرنا ہے اور معاشرے کو بھی اس کی تعلیم دینی ہے۔

آپؑ مزید فرماتے ہیں کہ ’’میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لیے کرامت ہو۔‘‘ آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوئی تھی کُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِکُمۡ۔ (آل عمران:104) یاد رکھو تالیف ایک اعجاز ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’یاد رکھو جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لیے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ وہ مصیبت اور بلا میں ہے۔ اس کا انجام اچھا نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 48 ایڈیشن 1984ء)

پس یہ بہت بڑی بات ہے، بہت بڑی تنبیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو یہ فرمایا ہے کہ تم لوگ آپس میں دشمن تھے اور تمہارے درمیان الفت پیدا کرنے کے لیے اُس نے ایک دین قائم کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے اسلام کی تعلیم بھیجی اور پھر اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے اس دشمنی کو ختم کرنے کے لیے تمہیں ایک بنانے کے لیے تعلیم دی۔ اب تمہارا کام ہے کہ اس دشمنی کو کلیۃً مٹا دو اور آپس میں محبت اور پیار پیدا کرو۔

باہم عداوت کا سبب: پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’یاد رکھو بغض کا جدا ہونا مہدی کی علامت ہے‘‘ یعنی مہدی کے آنے کی علامت یہ ہے کہ جو اس کی جماعت میں شامل ہوں گے ان کا آپس کا بغض ختم ہو جائے گا تو تم نے جو مہدی کو منظور کیا ہے تو آپس کے جھگڑوں اور کینوں اور بغضوں کو دور کرنا پڑے گا۔ فرمایا کہ ’’کیا وہ علامت پوری نہ ہوگی؟ وہ ضرور ہوگی۔‘‘ اور فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ ’’میرے وجود سے انشاء اللہ ایک صالح جماعت پیدا ہوگی۔‘‘ پس اگر ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صالح جماعت میں شامل ہونا ہے تو آپس کے بغضوں کو بھی دور کرنا ہوگا۔ فرمایا کہ ’’باہمی عداوت کا سبب کیا ہے؟ بخل ہے۔ رعونت ہے۔ خود پسندی ہے اور جذبات ہیں۔‘‘ فرمایا کہ ’’جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے اور باہم محبت اور اخوت سے نہیں رہ سکتے۔ جو ایسے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روزہ مہمان ہیں جب تک کہ عمدہ نمونہ نہ دکھائیں۔‘‘ وہ ظاہر میں تو یہ کہتے رہیں گے کہ ہم جماعت میں شامل ہیں لیکن حقیقت میں وہ اپنی زندگی تک ہی مہمان ہیں۔ چاہے وہ زندہ رہنے تک اپنے آپ کو احمدی ہونے کا دعویٰ کرتے رہیں جب تک کہ وہ عمدہ نمونہ دکھا کر اس تعلیم پر عمل نہ کریں وہ احمدی ہونے کا حق ادا نہیں کرتے جس کی تعلیم ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلامی تعلیم کی روشنی میں دی ہے۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی نظر میں احمدی نہیں ہیں۔ فرمایا ’’میں کسی کے سبب سے اپنے اوپر اعتراض لینا نہیں چاہتا۔ ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو وہ خشک ٹہنی ہے۔ اس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 48،49 ایڈیشن 1984ء)

دنیا کو مقصود بالذات نہ بناؤ: پھر آپؑ نے فرمایا، ایک نصیحت یہ فرمائی کہ دنیا کو مقصود بالذات نہ بناؤ بلکہ دین کو بناؤ اور دنیا

اس کے لیے بطور خادم اور مرکب ہے۔ وضاحت کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا کہ مومن کو چاہیے کہ وہ جد و جہد سے کام کرے لیکن جس قدر مرتبہ مجھ سے ممکن ہے یہی کہوں گا یعنی بیشمار دفعہ بھی کہنا پڑے تو یہی کہوں گا کہ ”دنیا کو مقصود بالذات نہ بنالو۔ دین کو مقصود بالذات ٹھہراؤ اور دنیا اس کے لیے بطور خادم اور مرکب کے ہو۔“ خادم کے طور پر ہو۔ دنیا کی چیزیں مل کر دین کی خادم بننے والی چیزیں بن جائیں۔ یہ اسباب جو ہیں یہ دین سے دور ہٹانے والے نہ ہوں بلکہ یہ دین کی خدمت کرنے کے لیے مقرر کیے گئے ہیں ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ فرمایا کہ ”دولت مندوں سے بسا اوقات ایسے کام ہوتے ہیں کہ غریبوں اور مفلسوں کو وہ موقع نہیں ملتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں خلیفہ اول ؓ نے“ یعنی حضرت ابوبکر صدیق ؓ ”جو بڑے ملک التجار تھے مسلمان ہو کر لانظیر مدد کی اور آپ ؓ کو یہ مرتبہ ملا کہ صدیق کہلائے اور پہلے صحابی اور خلیفہ اوّل ہوئے۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 92 ایڈیشن 1984ء)

آپؑ فرماتے ہیں کہ یہ مقام حضرت خلیفہ اوّل کو اس لیے ملا کہ آپ ؓ نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد کیا تھا اس کو پورا کیا اور اگر ہر شخص اس عہد کو پورا کرتا رہے گا تو اس کو بھی حفظِ مراتب کے طور پر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نوازتا رہے گا۔ جو جو اس کا مقام ہے جیسا جیسا اس کی نیکیاں ہیں اس کے مطابق اللہ تعالیٰ ان کو نوازتا چلا جائے گا۔ یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ بغیر نوازے چھوڑے۔

مرضِ استسقاء: پھر ایک جگہ نصیحت کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا کہ ”جہنم کیا چیز ہے؟“ فرمایا کہ ”ایک جہنم تو وہ ہے جس کا مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے وعدہ دیا ہے اور دوسرے یہ زندگی بھی اگر خدا تعالیٰ کے لیے نہ ہو تو جہنم ہی ہے۔“ اللہ تعالیٰ کو مقدم رکھو گے تو جنت ملے گی۔ نہیں تو جہنم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ ایسے انسان کا تکلیف سے بچانے اور آرام دینے کے لیے متولی نہیں ہوتا۔ یہ خیال مت کرو کہ کوئی ظاہری دولت یا حکومت، مال و عزت، اولاد کی کثرت کسی شخص کے لیے کوئی راحت یا اطمینان، سکینت کا موجب ہو جاتی ہے اور وہ دم نقد بہشت ہی ہوتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ وہ اطمینان تسلی اور وہ تسکین جو بہشت کی انعامات میں سے ہیں ان باتوں سے نہیں ملتی وہ خدا ہی میں زندہ رہنے اور مرنے سے مل سکتی ہے جس کے لیے انبیاء علیہم السلام خصوصاً ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کی یہی وصیت تھی کہ لَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ۔ (البقرۃ:133)“ کہ جب تک فرمانبرداری نہ ہو اس وقت تک مرنا نہیں۔ یعنی اپنے مرنے تک تم نے فرمانبردار رہنا ہے۔ فرمایا کہ ”لذات دنیا تو ایک قسم کی ناپاک حرص پیدا کر کے طلب اور پیاس کو بڑھا دیتی ہیں۔ استسقاء کے مریض کی طرح پیاس نہیں بجھتی۔“ جس کو پانی کی پیاس کا مرض ہوتا ہے اس کی پیاس نہیں بجھتی اس طرح اس کی بھی پیاس نہیں بجھتی دنیا کی۔ دنیا میں ڈوبتے چلے جاؤ گے تو دنیا کی لالچ اور لالچ کی طرف لے جاتی رہے گی اور ایک پیاس کے مریض کی طرح انسان یہی چاہے گا کہ میں دولت کو حاصل کرتا ہی چلا جاؤں۔ پانی کو پیتا ہی چلا جاؤں اور فرمایا کہ پیاس نہیں بجھتی

''یہاں تک کہ ہلاک ہو جاتے ہیں'' پس دولت کا بھی یہی حال ہے کہ انسان دولت کے پیچھے اپنے آپ کو ہلاک کر لیتا ہے۔ فرمایا کہ ''یہ بے جا آرزوؤں اور حسرتوں کی آگ بھی منجملہ اسی جہنم کی آگ کے ہے جو انسان کے دل کو راحت اور قرار نہیں لینے دیتی بلکہ اس کو ایک تذبذب اور اضطراب میں غلطاں و پیچاں رکھتی ہے۔ اس لیے میرے دوستوں کی نظر سے یہ امر ہرگز پوشیدہ نہ رہے۔'' فرماتے ہیں میرے دوستوں کی نظر سے یہ امر پوشیدہ نہ رہے۔ فرمایا: ''میرے دوستوں کی نظر سے یہ امر ہرگز پوشیدہ نہ رہے کہ انسان مال و دولت یا زن و فرزند کی محبت کے جوش اور نشے میں ایسا دیوانہ اور از خود رفتہ نہ ہو جاوے کہ اس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا ہو جاوے۔

مال اور اولاد اسی لیے تو فتنہ کہلاتی ہے۔ ان سے بھی انسان کے لیے ایک دوزخ تیار ہوتا ہے اور جب وہ ان سے الگ کیا جاتا ہے تو سخت بے چینی اور گھبراہٹ ظاہر کرتا ہے۔'' (ملفوظات جلد 2 صفحہ 101،102۔ ایڈیشن 1984ء) یعنی اولاد اور مال سے جب انسان علیحدہ ہو جائے، نقصان پہنچے تو بڑا بے چین ہو جاتا ہے۔

قرآن کریم کا حربہ: پھر قرآن کریم پڑھنے کی طرف نصیحت کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ دن رات تم قرآن کریم کو پڑھو یہ حربہ اپنے ہاتھ میں لے لو کیونکہ تمہاری فتح اسی کے ذریعہ سے ہونی ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم کو پڑھو اس پر عمل کرو گے تو تمہاری فتح ہوگی۔

فرمایا: ''اگر ہمارے پاس قرآن نہ ہوتا اور حدیثوں کے یہ مجموعے ہی مایہ ناز ایمان و اعتقاد ہوتے تو ہم قوموں کو شرمساری سے منہ بھی نہ دکھا سکتے۔'' فرمایا کہ ''میں نے قرآن کریم کے لفظ میں غور کی تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ یہی پڑھنے کے قابل کتاب ہوگی جبکہ اَور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی۔ اس وقت اسلام کی عزت بچانے کے لیے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لیے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہوگی اور دیگر کتابیں قطعاً چھوڑ دینے کے لائق ہوں گی۔ فرقان کے بھی یہی معنے ہیں۔ یعنی یہی ایک کتاب حق و باطل میں فرق کرنے والی ٹھہرے گی اور کوئی حدیث کی یا اور کوئی کتاب اس حیثیت اور پایہ کی نہ ہوگی۔ اس لیے اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو۔

بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔'' فرماتے ہیں کہ ''ہماری جماعت کو چاہیے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں اور حدیثوں کے شغل کو ترک کریں۔ بڑے تاسّف کا مقام ہے کہ قرآن کریم کا وہ اعتنا اور تدارس نہیں کیا جاتا'' اس طرح نہیں پڑھا جاتا ''جو احادیث کا کیا جاتا ہے۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت نہ ٹھہر سکے گی''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 122۔ ایڈیشن 1984ء)

پس فرمایا کہ قرآن کریم کو اوّل فوقیت دو، حدیثوں کو اتنا اپنے اوپر سوار نہ کرو کہ حدیث میں یہ آیا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم پر غور کرو اس پر عمل کرو اس کی تشریح دیکھو اس کی تفسیر دیکھو اور ہاں دوسری جگہ یہ بھی فرمایا کہ جو حدیثیں قرآن کریم کی تائید کرتی ہیں اس کی تشریح کرتی ہیں ان کو مانو لیکن یہ کہنا کہ یہ حدیث میں آیا ہے اور اس کی سمجھ بھی تمہیں نہ آئے اور حدیث قرآن سے ٹکراتی ہے تو وہ حدیث قابل قبول نہیں ہے۔

پس اصل حقیقت اصل چیز قرآن کریم ہے۔ قرآن کریم کو پڑھنے کی طرف توجہ دینی چاہیے اور خاص طور پر انصار کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہیے اور نہ صرف خود توجہ دینی چاہیے بلکہ اپنے بچوں کو بھی اس طرف توجہ دلانی چاہیے تا کہ وہ بھی قرآن کریم پڑھیں اور اپنی حالتوں کو بہتر کریں۔

بیعت عمل سے ظاہر ہو: پھر بیعت کی اہمیت کے بارے میں آپؑ فرماتے ہیں۔ تم نے میرے سے بیعت کی ہے تو حقیقی بیعت کس طرح ہو سکتی ہے اور اگر حقیقی بیعت نہیں تو صرف پوست ہے۔ یہ صرف ایک shell ہے

جوتم نے اپنے اوپر اوڑھ لیا ہے، چڑھایا ہوا ہے۔جس کے اندر تم چلے گئے ہو۔اس کی حقیقت کچھ نہیں ہے۔فرمایا کہ جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اس کو ٹٹولنا چاہیے کہ کیا میں چھلکا ہی ہوں یا مغز۔صرف تمہارے اوپر shell ہے، یا اس کے اندر گودا بھی ہے۔خول چڑھا ہوا ہے یا اس کے اندر حقیقت میں وہ معرفت بھی ہے جو ایک بیعت کرنے والے کو حاصل ہونی چاہیے اور وہ مغز بھی ہے جو بیعت کرنے والے میں موجود ہونا چاہیے۔اس کا اظہار اس کے ہر عمل سے ہونا چاہیے۔فرمایا کہ جب تک مغز پیدا نہ ہوا ایمان، محبت، اطاعت، بیعت، اعتقاد، مریدی، اسلام کا سچا مدعی کچھ نہیں۔یہ سب باتیں ختم ہیں اگر مغز نہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 167۔ایڈیشن 1984ء)

انسان کا مغز: ”یاد رکھو کہ یہ سچی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مغز کے سوا چھلکے کی کچھ بھی قیمت نہیں۔خوب یاد رکھو کہ معلوم نہیں موت کس وقت آ جاوے۔“ اور خاص طور پر انصار کی عمر کو پہنچنے کے بعد کچھ پتہ نہیں ہوتا ”لیکن یہ یقینی امر ہے کہ موت ضرور ہے۔“ فرمایا ”پس نرے دعویٰ پر ہرگز کفایت نہ کرو اور خوش نہ ہو جاؤ وہ ہرگز ہرگز فائدہ رساں چیز نہیں۔جب تک انسان اپنے آپ پر بہت موتیں وارد نہ کرے اور بہت سی تبدیلیوں اور انقلابات میں سے ہو کر نہ نکلے وہ انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پا سکتا۔“ فرمایا انسان کے معنی یہ ہیں کہ ”انسان اصل میں اُنس سے لیا گیا ہے یعنی جس میں دو حقیقی اُنس ہوں۔ایک اللہ تعالیٰ سے اور دوسرا بنی نوع کی ہمدردی سے۔“ ایک اللہ تعالیٰ کی محبت، دوسری بنی نوع کی ہمدردی اور محبت۔”جب یہ دونوں اُنس اس میں پیدا ہو جاویں اس وقت انسان کہلاتا ہے اور یہی وہ بات ہے جو انسان کا مغز کہلاتی ہے۔“ اگر یہ نہیں۔اگر یہ دونوں باتیں اس میں نہیں ہیں تو انسان نہیں کہلا سکتا۔کہنے کو تو انسان ہے لیکن حقیقی انسان نہیں ہے“ اور اسی مقام پر انسان اولوالالباب کہلاتا ہے۔“ حقیقی اور عقلمند انسان کہلا سکتا ہے۔”جب تک یہ نہیں کچھ بھی نہیں۔ہزار دعویٰ کر دکھاؤ مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک، اس کے نبی اور اس کے فرشتوں کے نزدیک ہیچ ہے۔“ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 167، 168 ایڈیشن 1984ء)

انصار اللہ کو خوف کرنا چاہئے: پھر آپؑ نے فرمایا کہ حقیقی مسلمان بننا ہے تو اپنی زندگی میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ دکھانے کی کوشش کرو۔وہی حالت پیدا کرو جو آپ نے پیدا کی اور جس کا اسوہ ہمارے سامنے قائم فرمایا ورنہ پھر ہم شیطان کے پیرو بن جائیں گے اگر یہ کوشش ہم نے نہ کی۔پس بہت خوف کا مقام ہے اور خاص طور پر انصار اللہ کے اوپر بہت بڑی ذمہ داریاں ہیں ان کو تو بہت زیادہ خوف کرنا چاہیے اور بہت زیادہ کوشش کرنی چاہیے کہ اپنی حالتوں کو ایسا کریں کہ کبھی شیطان کے پیرو نہ بن سکیں۔

اسوۂ رسولؐ: آپؑ نے فرمایا کہ ”سعادتِ عظمیٰ کے حصول کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ رکھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جاوے جیسا کہ اس آیت میں صاف فرما دیا ہے۔ قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ۔ (آل عمران:33) یعنی آؤ میری پیروی کرو تا کہ اللہ بھی تم کو دوست رکھے۔اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ رسمی طور پر عبادت کرو۔اگر حقیقتِ مذہب یہی ہے تو پھر نماز کیا چیز ہے۔“ رسمی باتیں اگر ہیں تو پھر نماز کیا چیز ہے ”اور روزہ کیا چیز ہے۔خود ہی ایک بات سے رکے اور خود ہی کر لے۔“ خود ہی اپنی تشریح کر لی کہ ہم اس وقت نماز پڑھیں گے یہ نماز ہے اور یہ روزہ ہے۔نہیں۔نمونہ ہمارے سامنے قائم ہے وہ دیکھنا ہوگا۔فرمایا یعنی خود اپنی مرضی سے یہ کام کیا اور مرضی ہوئی تو نماز پڑھ لی مرضی ہوئی تو نہ پڑھی۔مرضی ہوئی تو روزہ رکھا مرضی ہوئی تو نہ رکھا تو یہ تو کوئی بات نہیں۔پھر مذہب کا کیا فائدہ ہے۔فرمایا کہ اگر حقیقت مذہب یہی ہے تو پھر نماز کیا چیز ہے اور روزہ کیا چیز۔اگر اپنی مرضی سے ہی کرنا ہے سب کچھ تو پھر نماز روزے کی تو کوئی اہمیت نہیں ہے۔”اسلام محض اس کا نام نہیں ہے۔اسلام تو یہ ہے کہ بکرے کی طرح سر رکھ دے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا مرنا، میرا جینا، میری نماز، میری قربانیاں اللہ ہی کے لئے ہیں اور سب سے پہلے میں اپنی گردن رکھتا ہوں۔یہ فخر اسلام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو اوّلیت کا ہے۔نہ ابراہیمؑ کو نہ کسی اور کو۔یہ اسی کی طرف

اشارہ ہے کُنۡتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیۡنَ الۡمَآءِ وَالطِّیۡنِ۔ اگرچہ آپؐ سب نبیوں کے بعد آئے مگر یہ صدا کہ میرا مرنا اور میرا جینا اللہ تعالیٰ کے لیے ہے دوسرے کے منہ سے نہیں نکلی۔‘‘

اور فرمایا کہ ’’اب دنیا کی حالت کو دیکھو کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنے عمل سے یہ دکھایا کہ میرا مرنا اور جینا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور یا اب دنیا میں مسلمان موجود ہیں۔ کسی سے کہا جاوے کہ کیا تو مسلمان ہے؟ تو کہتا ہے۔ الحمدللہ۔ جس کا کلمہ پڑھتا ہے اس کی زندگی کا اصول تو خدا کے لیے تھا مگر یہ دنیا کے لیے جیتا اور دنیا ہی کے لیے مرتا ہے۔‘‘ کہتے تو یہ ہیں کہ الحمدللہ ہم مسلمان ہیں لیکن جس کے لیے کلمہ پڑھا محمد رسول اللہ ؐ کا وہ تو خدا کے لیے جیتے اور مرتے تھے لیکن عام انسان مسلمان کہلانے کے باوجود دنیا کے لیے مرتے اور جیتے ہیں۔ فرمایا ’’اس وقت تک کہ غرغرہ شروع ہو جاوے دنیا ہی اس کی مقصود، محبوب اور مطلوب رہتی ہے۔‘‘ موت تک یہی باتیں ہوتی ہیں کہ دنیا کس طرح کمائیں۔ ’’پھر کیونکر کہہ سکتا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتا ہوں۔‘‘

فرمایا ’’یہ بڑی غور طلب بات ہے اس کو سرسری نہ سمجھو۔‘‘ بڑی غور طلب بات ہے اس کو سرسری نہ سمجھو۔ مسلمان بننا بہت مشکل کام ہے اور جو اسوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا اس پر چلنا بہت مشکل کام ہے۔ اس کے لیے محنت کرنی پڑے گی۔ ’’اس کو سرسری نہ سمجھو۔ مسلمان بننا آسان نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اسلام کا نمونہ جب تک اپنے اندر پیدا نہ کرو مطمئن نہ ہو۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 186، 187 ایڈیشن 1984ء)

پس یہ بہت اہم بات ہے، بہت ڈرانے والی بات ہے، بہت توجہ دلانے والی بات ہے اس کی طرف ہمیں توجہ رکھنی چاہیے۔

اگر ہم نے اپنی زندگیوں کو یہ چند باتیں جو میں نے کی ہیں اس کے مطابق ڈھال لیا تو ہم سمجھ لیں کہ ہم نے اپنی بیعت کے حق کو بھی پورا کیا اور انصار اللہ ہونے کا حق بھی ادا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اس حق کو ادا کرنے کی ہر ایک کو توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس اور پڑھتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں ’’تمام کامیابی ہماری معاشرت اور آخرت کے تعاون پر ہی موقوف ہو رہی ہے۔ کیا کوئی اکیلا انسان کسی کام دین یا دنیا کو انجام دے سکتا ہے ہرگز نہیں۔ کوئی کام دینی ہو یا دنیوی بغیر معاونت باہمی کے چل ہی نہیں سکتا۔ ہر یک گروہ کہ جس کا مدعا اور مقصد ایک ہی ہے مثل اعضاء یک دیگر ہے اور ممکن نہیں۔‘‘ مختلف اعضاء ہیں لیکن جسم ایک ہے۔ ’’جو کوئی فعل جو متعلق غرض مشترک اس گروہ کے ہے بغیر معاونت باہمی ان کی کے بخوبی وخوش اسلوبی ہو سکے۔‘‘ کوئی کام جو مشترک کام ہے بغیر باہمی معاونت کے ایک دوسرے کی مدد کرنے کے خوش اسلوبی سے سرانجام نہیں پا سکتا۔ پس آپس میں معاونت ضروری ہے۔ فرمایا کہ ’’بالخصوص جس قدر جلیل القدر کام ہیں اور جن کی علت غائی‘‘ جس کا آخری نتیجہ ’’کوئی فائدہ عظیمہ جمہوری ہے‘‘ یعنی بہت بڑا فائدہ جو پوری قوم کو ملنے والا ہے ’’وہ تو بجز جمہوری اعانت کے کسی طور پر انجام پذیر ہی نہیں ہو سکتے۔‘‘ قوم کا فائدہ اٹھانے کے لیے پوری قوم کو اکٹھا ہو کے کام کرنا پڑے گا ’’اور صرف ایک ہی شخص اس کا متحمل ہرگز نہیں ہو سکتا اور نہ کبھی ہوا۔ انبیاء علیہم السلام جو توکل اور تفویض اور تحمل اور مجاہدات افعال خیر میں سب سے بڑھ کر ہیں ان کو بھی بہ رعایت اسباب ظاہری مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ (الصف:15) کہنا پڑا۔‘‘ انبیاء نے بہت سارے کام کیے ان کو اللہ تعالیٰ نے سپرد کیے ان سے وعدے بھی کیے لیکن انہوں نے بھی جماعت اکٹھی کی اور کہا کہ مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ۔ ’’خدا نے بھی اپنے قانون تشریح میں بہ تصدیق اپنے قانون قدرت کے تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰی (المائدہ:3) کا حکم فرمایا۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ دوم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 59)

پس جب ہم نے اپنے آپ کو انصار اللہ کہا ہے اور نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ کا نعرہ لگایا ہے تو ہمیں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ہونے کا حق اور انصار اللہ ہونے کا حق ادا کرنے کے لیے اپنی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اس کی

ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

اپنی حالتوں کو ہم تبدیل کرنے والے ہوں۔ اپنے بچوں کی حالتوں میں تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔ اپنے گھروں کے ماحول کو پُرامن رکھنے والے ہوں۔ اپنے معاشرے کے ماحول کو پُرامن رکھنے والے ہوں اور آخر میں اس دنیا کو امن اور سلامتی کا پیغام پہنچانے والے ہوں اور اس دنیا کو ایک خدا کا ماننے والا بنانے والے ہوں اور دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لہرانے والے ہوں اور دنیا کو آپؐ کے جھنڈے تلے لانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم ہمیشہ ایسے ہی انصار بن کر رہیں۔ آمین۔ اب دعا کرلیں۔ (دعا)

(بشکریہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 19 نومبر 2024ء صفحہ 2 تا 6)

☆......☆......☆

سو سال قبل جنوری 1925ء

جزیرہ سماٹرا

جزیرہ سماٹرا سے ایک نیا طالب علم بغرض تعلیم قادیان دار الامان میں آیا ہوا ہے۔ (الفضل 3 جنوری 1925ء صفحہ 1)

ایک احمدی بچی کی دعا

عزیزہ مریم صدیقہ بنت حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ نے جن کی عمر 6 سال ہے۔ 1924ء کے جلسہ سالانہ مستورات میں ایک نظم پڑھ کر سنائی ہے۔ جس کا پہلا شعر درج ذیل ہے۔

الٰہی مجھے سیدھا رستہ دکھادے
مری زندگی پاک و طیب بنادے

(الفضل 6 جنوری 1925ء صفحہ 1)

دو انگریز خواتین کی آمد قادیان میں

مورخہ 7 جنوری 1925ء کو دو لیڈیاں جو ڈنمارک کی رہنے والی ہیں اور ہندوستان میں سیاحت کے لیے آئی ہوئی ہیں۔ دینِ اسلام اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق تحقیق و تفتیش کے واسطے دار الامان تشریف لائیں۔ اور چند روز تک یہیں قیام رکھیں گی۔ ایک کا نام ڈاکٹر کا زنند ہے اور دوسری کا نام مس پالی ہے۔

(الفضل 10 جنوری 1925ء صفحہ 1)

مجلسِ ارشاد: 9 جنوری کو مسجد اقصیٰ میں مجلس ارشاد زیر صدارت حضرت مفتی محمد صادق صاحب منعقد ہوا۔ جس میں جناب نیّر صاحب نے عالمگیر مذہب پر لیکچر دیا۔ (الفضل 13 جنوری 1925ء صفحہ 1)

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”معوذتین کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، کسی پناہ مانگنے والے کیلئے ان دو سورتوں سے بہتر کوئی سورۃ نہیں“ (ابوداؤد)

طالب دعا:

پروفیسر ڈاکٹر کے ایس انصاری سابق امیر و قاضی جماعت احمدیہ حیدرآباد،

سابق پرنسپل گورنمنٹ نظامیہ طبی کالج حیدرآباد، سابق میڈیکل سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ نظامیہ جنرل ہسپتال حیدرآباد، سابق ایکسپرٹ جموں کشمیر پبلک سروس کمیشن

ANSARI CLINIC UNANI MANZIL, MAHDIPATNAM, HYDERABAD, TELANGANA

انصاری کلینک یونانی منزل، مہدی پٹنم، حیدرآباد

✆:98490005318

مکتوبِ مبارک

سیدنا و امامنا حضرت مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

وَاجْعَلْ لِّي مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ
امام جماعتِ احمدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّــاصر

WTT-72683
13-11-2024
WTT(Ulia)-769
21-12-2024

مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی طرف سے سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 2024ء کے تینوں دن کی کارروائی کی رپورٹس (55 تا 57) موصول ہوئیں۔ جزاکم اللہ

اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو وہاں کے تمام انصار کی علمی و روحانی ترقیات کا موجب بنائے اور انہیں نیکی، تقویٰ اور فرض عبادات کے معیار بلند کرنے کی توفیق بخشے۔ اللہ تعالیٰ آپ اور اجتماع کی جملہ انتظامیہ کی نیک مساعی کو قبول فرمائے، آئندہ بھی اپنی ذمہ داریاں احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے اور ہر آن آپ سب کا معین و مددگار رہو۔ (آمین)

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بنیادی مسائل کے جوابات (1)

(1) سوال: ایک مربی صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ عیدین کے مواقع پر بعض لوگ مساجد میں آکر عید سے پہلے یا بعد میں نوافل ادا کرتے ہیں۔ اس بارے میں رہ نمائی کی درخواست ہے۔ حضور انور نے اپنے مکتوب مؤرخہ 14 اکتوبر 2017ء میں درج ذیل جواب ارشاد فرمایا ہے۔

جواب: نماز عید سے پہلے نوافل کی ادائیگی منع ہے جیسا کہ احادیث سے بھی ثابت ہوتا ہے، لیکن بعد میں اگر وقت ممنوعہ شروع نہ ہوا ہو تو گھر جا کر نوافل پڑھے جاسکتے ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں۔

میں نے جنرل سیکرٹری صاحب کو بھی ہدایت کر دی ہے کہ جو لوگ عید والے دن نماز عید سے قبل مساجد میں آکر نوافل ادا کرنا شروع کر دیتے ہیں انہیں اس کی ممانعت کی بابت توجہ دلانے کے لیے نماز عید سے قبل مساجد میں باقاعدہ اعلان کروایا کریں۔

(2) سوال: ایک دوست نے عیدین کی نماز کے واجب ہونے نیز عید کی نماز میں امام کے کسی رکعت میں تکبیرات بھول جانے اور اس کے تدارک میں سجدہ سہو کرنے کے بارے میں حضور انور کی خدمت اقدس میں رہ نمائی فرمانے کی درخواست کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب 21 نومبر 2017ء میں درج ذیل جواب عطا فرمایا ہے۔

جواب: عیدین کی نماز سنت مؤکدہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی خواتین جن پر ان کے خاص ایام ہونے کی وجہ سے نماز فرض نہیں، انہیں بھی عیدگاہ میں آکر مسلمانوں کی دعا میں شامل ہونے کا پابند فرمایا ہے۔

اور جہاں تک امام کے تکبیرات بھول جانے کا سوال ہے تو ایسی صورت میں مقتدی اسے یاد کروا دیں، لیکن مقتدیوں کے یاد کروانے کے باوجود اگر امام کچھ تکبیرات نہ کہہ سکے تو مقتدی امام کی ہی اتباع کرتے ہوئے عید کی نماز ادا کریں۔ تکبیرات بھولنے کے نتیجہ میں امام کو سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(بحوالہ بنیادی مسائل کے جوابات، نمبر 4)

انتخاب از ڈائری مکرم عابد خان صاحب (1)

حضور انور کی دعاؤں کی قبولیت

(برموقع دورہ حضورِ انور Scandinavia مئی ۲۰۱۶ء)

پچھلے پہر حضور انور نے احمدی فیملیز سے ملاقات فرمائی اور ان ملاقاتوں کے بعد خاکسار کو چند احباب سے اس حوالہ سے بات کرنے کا موقع ملا۔

میری ملاقات ایک نوجوان میاں بیوی سے ہوئی۔ مبشر محمود صاحب (عمر ۲۹ سال) اور ان کی اہلیہ زینوبیہ حمید صاحبہ نے بتایا کہ جب میں حضور انور سے ملی تو مجھے ایسے لگا جیسے میں کسی دوسری دنیا میں ہوں۔ جیسے میں جنت میں ہوں۔ حضور انور اس قدر شفیق ہیں اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ہمارا پانچ ماہ کا بچہ بہت خوش مزاج بچہ ہے۔ جب حضور انور نے یہ الفاظ بیان فرمائے تو مجھے لگا کہ جیسے خوشی سے میری آنکھوں سے آنسو بہ پڑیں گے۔

پھر زینوبیہ صاحبہ نے مجھے اپنا بیٹا دکھایا تو وہ واقعی بہت زیادہ خوش مزاج اور مسکرانے والا بچہ تھا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ اس کے کان میں پیدائشی طور پر ایک مسئلہ تھا کیونکہ وہ مکمل بنا نہیں تھا۔ جب یہ بچہ پیدا ہوا تھا تو وہ اور ان کے شوہر بہت پریشان تھے اس لیے وہ حضور انور سے ملاقات کرنے کے لیے لندن گئے تا کہ آپ سے دعا کی درخواست کر سکیں۔ حضور انور نے ملاقات کے دوران اس بچے کے لیے دعا کی اور فرمایا کہ پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے وہ ٹھیک ہو جائے گا۔

زینوبیہ صاحبہ نے بتایا کہ سویڈن واپسی پر ان کے بچے کی سماعت کا ایک ٹیسٹ کیا گیا جس کے نتیجہ کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ اللہ کے فضل سے میرے بیٹے کی سماعت بالکل ٹھیک تھی۔ اس بات پر ڈاکٹرز بھی حیران تھے۔

(بشکریہ: روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 16 جون 2023ء)

(مترجم: 'ابوسلطان'، معاونت: مظفرہ ثروت)

مکرم عارف احمد قریشی صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کا ذکر خیر

مکرم عارف احمد قریشی صاحب آف حیدرآباد ایک مخلص اور پر جاذب انسان تھے، جن سے ملنے والے ہر فرد کے دل میں ان کیلئے بے پناہ محبت اور احترام پیدا ہوجاتا تھا۔ارشاد نبوی ﷺ 'ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے' کے مطابق آپ کی زندگی محبت، عاجزی، اور وفاداری کی ایک زندہ مثال تھی، جو ہر شخص کے دل پر گہرے نقوش چھوڑ گئی۔ان کے انتقال سے ہر فرد کو گہرا صدمہ پہنچا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام نصیب کرے۔آمین

آپ کی پیدائش مؤرخہ 7 مئی 1950ء کو ہوئی۔آپ کے والدصاحب کا نام مکرم عبدالسلام قریشی تھا جبکہ والدہ محترمہ کا نام ہاجرہ بیگم تھا۔آپ کے دادا مکرم محمد عبدالعزیز صاحب تلاپوری کی قبول احمدیت کے ذریعہ آپ کے خاندان میں احمدیت آئی۔قریباً 74 سال کی عمر میں مؤرخہ 15 دسمبر 2023ء کو بقضائے الٰہی آپ کی وفات ہوئی۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

بحیثیت امیر جماعت ان کی زندگی کا ایک روحانی پہلو تھا، دوسری طرف آپکا کاروبار آپکی زندگی کا معاشی پہلو تھا۔دونوں مصروفیات کو آپ حیرت انگیز توازن میں رکھا کرتے تھے،اپنے فرائض کو غیر معمولی خوش اسلوبی اور دیانت داری کے ساتھ نبھایا کرتے تھے۔ان کی شخصیت میں خاص کشش تھی اور ان کی موجودگی میں بیٹھنے والا ہر فرد متاثر ہوکر اٹھتا تھا۔وہ ایک کامیاب builder تھے،انھوں نے کئی تعلیمی اداروں کے تحت میڈیکل اور انجینئرنگ کالجز تعمیر کروائے۔ان کی ترقی کو غیر احمدی بزنس سرکل میں حسد کی نگاہ سے دیکھی جانے لگی،جس سے انہیں مخالفت اور کئی مرتبہ نقصان کا بھی سامنا کرنا پڑا۔

عارف صاحب اپنے فرائض کو پورا کرنے میں بے پناہ عزم اور غیر متزلزل دیانت داری نبھاتے تھے۔آپ کی دس سالہ امارت کے دوران جماعت احمدیہ حیدرآباد نے بے شمار اہم کارنامے سرانجام دیے۔ان کی نمایاں خدمات میں مسجد الحمد (سعیدآباد) کی تعمیر شامل ہے،جوان کی محنت اور لگن کی ایک روشن علامت ہے۔انہوں نے انور منزل اور بیت الارشاد منزل کی وقف جائدادوں کے حصول میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ جوبلی ہال کے کرایہ داروں سے متعلق پیچیدہ عدالتی معاملات کو حکمت عملی اور سہل ترین انداز میں حل کرنے میں انہیں کامیابی ملی۔

عارف صاحب کی سخاوت اور فراغ دلی بہت عام اور منفرد تھی۔ان کے انتقال کے بعد تعزیتی ہجوم کے ذریعہ ان کی بے شمار خدمات اور نیکیوں کے ناقابل فراموش واقعات منظر عام پر آئے۔ان کی ہمدردی اور بے لوث محبت نے ہر حلقہ میں عزت اور محبت کمائی، خواہ وہ رسمی موقع ہو یا ذاتی ملاقات ہو۔ان کی پاکیزہ عادات واطوار ان کی بچپن سے ہی نمایاں تھیں۔خاندان سے محبت اور بزرگوں کے احترام کی کئی دلچسپ اور دلگداز واقعات مستقبل میں ان کی آنے والی پاکیزہ زندگی کی روشن عکاسی کرتی رہیں۔

ایک واقعہ جو میرے دل پر نقش ہے وہ ان کے دادا حضرت کے ساتھ محبت اور عقیدت کا ہے۔دورانِ تعلیم اپنی ذاتی تعلیمی اخراجات کیلئے وہ ٹیوشن پڑھایا کرتے تھے۔وہ اپنی پہلی کمائی سے دادا حضرت کے لیے ایک نئے جوتے کی جوڑی خرید لائے۔وہ منظر میں آج بھی نہیں بھول سکتا۔دادا حضرت کی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں اور دعاؤں کے لیے اٹھے ہاتھ محبت اور خدمت کا لاجواب منظر پیش کررہے تھے۔ایک اور واقعہ زلزلہ کے دوران پیش آیا، جب انہیں سب سے پہلے اپنے دادا حضرت کی سلامتی کا

خیال آیا تو اندھیری رات میں گھر واپس جا کر انہیں اپنے ہاتھوں میں بچے کی طرح اٹھا کر باہر لائے۔ سارے پڑوسیوں کی ستائش قابل دید تھی۔

جب خلیج میں بہتر مواقع فراہم ہوئے تو اپنے خاندان کی مالی فلاح و بہبودی کی خاطر وہ سعودی عرب چلے گئے۔ جہاں وہ بہت کامیاب ثابت ہوئے، ان کی ذہانت اور محنت کے باعث انہیں اللہ تعالیٰ نے وہاں کی مشہور کمپنیوں میں نمایاں مقام دلایا۔

ایک ابتلا ان کی زندگی میں اُس وقت پیش آیا جب وہ شدید بیمار ہوئے، ڈاکٹروں نے لا علاج قرار دے کر جواب دے دیا تھا۔ والدہ محترمہ کی رقت آمیز دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے انہیں معجزانہ شفا عطا فرمائی اور اِس طرح انھیں ایک نئی زندگی ملی جو بعد میں رحمتیں اور برکتیں سمیٹ لے آئی۔

سعودی عرب میں قیام کے دوران، انہوں نے جماعت سے گہرا تعلق قائم رکھا۔ جدہ میں جماعت کی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیا کرتے اور جب طائف منتقل ہوئے تو وہاں کے پہلے صدر جماعت بننے کا اعزاز حاصل ہوا۔ انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ قریبی تعلق کا شرف حاصل تھا۔ ایک موقع پر جب انہوں نے لندن فون کیا تو حضورؒ کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے اطلاع دی کہ ’’طائف، سعودی عرب سے ایک کال ہے۔‘‘ حضورؒ نے فوراً پہچان لیا اور فرمایا۔ ’’بولو عارف! کیسے ہیں؟‘‘ حضورؒ کا یہ شفقت بھرا لہجہ ان کیلئے باعثِ مسرت تھا۔

ہندوستان واپسی پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے انہیں 2001ء میں جماعتِ احمدیہ حیدرآباد کے مقامی امیر کے معزز عہدہ پر فائز فرمایا تھا۔ جماعت کی بے لوث خدمات کے نتیجہ میں ہی اللہ تعالیٰ نے انہیں اِس خدمت پر مامور فرمایا تھا۔

ایک واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ پیش آیا۔ حضور انور خلافت پر فائز ہونے کے بعد پہلی مرتبہ 2005ء میں جب قادیان تشریف لائے تو ملاقات کے دوران حضور انور نے ہندوستان کی جماعتوں کی تجنید کے متعلق کچھ استفسار فرمایا تو آپ نے بغیر کیلکو لیٹر کے صحیح حساب بتایا۔ اس پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سر کے اشارہ سے اثبات میں تبسم فرمائے۔

آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے پناہ عشق تھا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان مسیح موعودؑ سے بھی بہت پیار تھا۔ جب بھی وقت میسر ہوتا تو قرآن مجید کی تفسیر یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرتے رہتے۔ اپنے ذاتی معاملات میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کو انتہائی شرح صدر سے قبول کرتے۔ اپنے آخری ایام میں آپ خوابوں میں اکثر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کی زیارت کا ذکر کر کے رو پڑتے۔

وفات کے وقت مرحوم نے اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب تعلیم یافتہ ہیں اور جماعت کے ساتھ مخلصانہ تعلق رکھتے ہیں۔ لندن میں مقیم ان کے بڑے فرزند مکرم عرفان احمد قریشی صاحب جماعتِ احمدیہ برطانیہ کے نیشنل سکریٹری جائیداد ہیں۔ ان کی زندگی ایک تابندہ مثال تھی، جس سے آئندہ نسلوں کو اخلاص، محنت، اور عاجزی کے درس ملتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو مزید ایسے باصلاحیت اور وفادار خادم عطا فرماتا رہے۔ آمین (**رفیع احمد قریشی حیدرآباد**)

احترامِ انسانیت

ایک دفعہ مدینہ میں ایک یہودی کا جنازہ آرہا تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُس جنازہ کے احترام کیلئے کھڑے ہوگئے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو ایک یہودی کا جنازہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا ’’کیا اس میں جان نہیں تھی۔ کیا وہ انسان نہیں تھا؟‘‘ (بخاری کتاب الجنائز)

منظور شدہ مجلس عاملہ مجلس انصاراللہ بھارت برائے سال 2025ء

سال 2025ء کیلئے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل مجلس عاملہ کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

نمبر شمار	اسماء	خدمت	فون نمبر
1	صدر مجلس	خاکسار عطاء المجیب لون	9815016879
2	نائب صدر اوّل	مکرم عبدالمؤمن راشد صاحب، مربی سلسلہ	9646053676
3	نائب صدر صف دوئم	مکرم رفیق احمد صاحب بیگ، مربی سلسلہ	9888837988
4	نائب صدر برائے تربیتی و تبلیغی امور	مکرم ایم ناصر احمد صاحب، مربی سلسلہ	9497343704
5	نائب صدر برائے مالی امور	مکرم ایس ایم بشیر الدین صاحب، مربی سلسلہ	7837010134
	نائب صدر برائے شمالی ہند	مکرم لقمان احمد بھٹی صاحب امیر ضلع راجوری	7298285465
6	نائب صدر برائے جنوبی ہند (کیرلہ، کرناٹک، تامل ناڈو)	مکرم ایم تاج الدین صاحب، کیرلہ	9349159090
7	نائب صدر برائے شمال مشرقی ہند (اُڈیشہ، بنگال، آسام، جھارکھنڈ)	مکرم سفارت احمد صاحب آف اُڈیشہ	8917427452
8	نائب صدر برائے جنوبی مغربی ہند (آندھرا، تلنگانہ، مہاراشٹر)	مکرم تنویر احمد صاحب حیدرآباد، تلنگانہ	9440707053
9	قائد عمومی	مکرم طاہر احمد چیمہ صاحب، مربی سلسلہ	9646934736
10	ایڈیشنل قائد عمومی	مکرم متین الرحمان صاحب، مربی سلسلہ	8146525636
11	قائد تعلیم	مکرم محمد عارف ربانی صاحب، مربی سلسلہ	6006237424
12	قائد تربیت	مکرم ایچ شمس الدین صاحب، مربی سلسلہ	9946021252

”تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 607)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

K.Saleem Ahmad

City Hardware Store
89 Station Road Radhanagar
Chrompet Chennai - 600044

Ph. 9003254723
email:
ksaleemahmed.city@gmail.com

13	قائد تربیت نومبائعین	مکرم لقمان قادر بھٹی صاحب، مربی سلسلہ	9682518700
14	قائد ایثار و خدمت خلق	مکرم خالد احمد الہ دین صاحب	7837211800
15	قائد تبلیغ	مکرم مبشر احمد خادم صاحب، مربی سلسلہ	8054397893
16	قائد ذہانت وصحت جسمانی	مکرم شیخ ناصر وحید صاحب کارکن	7009446774
17	قائد مال	مکرم رفیق احمد بیگ صاحب، مربی سلسلہ	9888837988
18	قائد وقف جدید	مکرم نصر من اللہ صاحب، مربی سلسلہ	7009446969
19	قائد تحریک جدید	مکرم ٹی امیر الدین صاحب، مربی سلسلہ	8281236595
20	قائد تجنید	مکرم مسرور احمد لون صاحب	9888872941
21	قائد اشاعت	مکرم وسیم احمد عظیم صاحب، واقفِ زندگی	7837985190
22	قائد تعلیم القرآن وقف عارضی	مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب، مربی سلسلہ	9876332272
23	آڈیٹر	مکرم قاضی شاہد احمد صاحب کارکن	9464376645
24	زعیم اعلیٰ قادیان	مکرم سید کلیم الدین صاحب، مربی سلسلہ	9465246544
25	معاون صدر برائے دفتری امور	مکرم محمد نور الدین ناصر صاحب، مربی سلسلہ	8054152313
26	معاون صدر برائے تبلیغی وتربیتی امور	مکرم ایم ابوبکر صاحب، مربی سلسلہ	9464069030
27	معاون صدر برائے شوریٰ، اجتماعات، تربیتی کیمپس وغیرہ	مکرم طاہر احمد بیگ صاحب، مربی سلسلہ	9915223313
28	معاون صدر برائے مالی امور	مکرم عبدالمناف صاحب، واقفِ زندگی	9876765629
29	معاون صدر برائے رشتہ ناطہ	مکرم شیخ صباح الدین صاحب، مربی سلسلہ	9888851725

طالب دعا:

بی ایم خلیل احمد
ابن محترم بی ایم
بشیر احمد صاحب مرحوم
ابن محترم موسیٰ
رضا صاحب مرحوم
وفیملی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبیؐ اور زندہ نبیؐ اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں۔ یعنی وہی نبیوں کا سردار، رسولوں کا فخر، تمام مُرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔'' (سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 82)

:پتہ:

جماعت احمدیہ
بنگلور،
کرناٹک
فون نمبر:
9945433262

مبارک!! سالِ نَو کی فرحتیں

(محمد ابراہیم سرورؔ۔قادیان)

عطا کردہ خدا کی رحمتیں سب کو مبارک ہوں
مبارک !! سالِ نَو کی فرحتیں سب کو مبارک ہوں
نیا اِک سال آیا ہے ہمیں بیدار کرنے کو
کمی جو رہ گئی اس سے، ہمیں ہشیار کرنے کو
خطائیں ہوں نہ پہلی اب، یہی انذار کرنے کو
اندھیرے دن، سیہ راتیں بہت ضو بار کرنے کو

خدا کی نصرتیں اور قربتیں سب کو مبارک ہوں
مبارک!! سالِ نَو کی فرحتیں سب کو مبارک ہوں
خدا کے عشق کی راہوں کا ہی مستان رہنا ہے
رضا میں رب کی ہی راضی ہمیں ہر آن رہنا ہے
امامِ وقت کے در کا اگر دربان رہنا ہے
اُسی کے ہر اشارے پر سدا قربان رہنا ہے

اَمیر المومنین کی چاہتیں سب کو مبارک ہوں
مبارک !! سالِ نَو کی فرحتیں سب کو مبارک ہوں
عداوت، بُغض و کینے سب دلوں سے دور کرنے ہیں
الٰہی عشق کی مے سے بہت مخمور کرنے ہیں
تجھے۔اجڑے ہوئے دل بھی ہمیں مسرور کرنے ہیں
مٹا کر تیرگی اور ظلمتیں ، پُرنور کرنے ہیں

بہاریں ہوں مبارک !! نکہتیں سب کو مبارک ہوں
مبارک !! سالِ نَو کی فرحتیں سب کو مبارک ہوں
خدا کی خلق کی خدمت کو اب مقصود کرنا ہے
فساد و ظلم کا ہر راستہ مسدود کرنا ہے
کدورت نخوت وکبروریاء مفقود کرنا ہے
خدا کی راہ میں خود کو بھی یوں مسعود کرنا ہے

وفا کی لذّتیں اور نُزہتیں سب کو مبارک ہوں
مبارک !! سالِ نَو کی فرحتیں سب کو مبارک ہوں
ہمیں الفت سے ہر اک زندگی اب شاد کرنی ہے
وفا کے رنگ سے دنیا حسیں آباد کرنی ہے
یتیموں، بے کسوں کی ہر طرح امداد کرنی ہے
خدا کے در پہ سرور بس یہی فریاد کرنی ہے

خلافت کی مسلسل برکتیں سب کو مبارک ہوں
مبارک !! سالِ نَو کی فرحتیں سب کو مبارک ہوں

لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِيۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب:22)
ترجمہ: یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے۔

LUCKY BATTERY CENTRE
BATTERY & DIGITAL INVERTER
Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob: 9438352786, 6788221786

اس ٹول فری نمبر پر فون کرکے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں
فون نمبر: 1800 103 2131
وقت صبح 8:30 تا رات 10:30 (تعطیل: جمعۃ المبارک)

اخبارِ مجالس

رپورٹ سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ قادیان 2024ء

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس انصار اللہ قادیان کو مورخہ 30 ستمبر تا 2/اکتوبر 2024ء اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اجتماع سے قبل اجتماع کی تواریخ اور بجٹ کی منظوری محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت سے حاصل کی گئی۔علمی وورزشی مقابلہ جات کے طبع شدہ تفصیلی پروگرام تقسیم کروائے گئے۔

اجتماع کی تیاری احسن رنگ میں کرنے اور شعبہ وار ڈیوٹیاں تقسیم کرنے کی غرض سے اجتماع سے قبل مجلس عاملہ سے مشورہ کرکے منتظمین کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ جملہ منتظمین حضرات نے اپنے معاونین کے ہمراہ اجتماع کو کامیاب بنانے کیلئے دن رات محنت کی جس کے نتیجہ میں بفضلہٖ تعالیٰ اجتماع نہایت کامیاب رہا۔

پہلا دن:۔نماز تہجد، خصوصی درس:

مورخہ 30 ستمبر بروز سوموار قادیان کی 5 مساجد (مسجد اقصیٰ، مسجد انوار، مسجد ناصر آباد، مسجد محمود، مسجد مسرور، مسجد مہدی) میں باجماعت نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں قادیان کے انصار حضرات کی زیادہ سے زیادہ شرکت کو لازمی بنانے کیلئے منتظم تربیت و بیداری تہجد کے ذریعہ ہر محلہ میں جاکر لاؤڈ سپیکر کے ساتھ انصار کو بیدار کرنے کا موثر انتظام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر مسجد میں حاضری اچھی رہی۔ بعد نماز فجر ہر مسجد میں خصوصی درس کا انتظام بعنوان ’’خلافت عافیت کا حصار‘‘ کیا گیا تھا جس سے انصار احباب نے استفادہ کیا۔ بعدہٗ مزار مبارک پر اجتماعی دعا محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نے کروائی جس میں کثرت سے انصار حضرات شامل ہوئے۔ بعد ازاں محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نے ایوان انصار کے احاطہ میں لوائے انصاراللہ لہرایا، اسکے بعد ایوان انصار کے احاطہ میں جملہ انصار کیلئے چائے وتواضع کا انتظام بھی کیا گیا۔

نماز باجماعت کا اہتمام اور علمی مقابلہ جات:۔

سالانہ اجتماع کے انتظامات و پروگراموں میں مصروفیات کے باوجود جملہ انصار نے وقت پر باجماعت نماز کی پابندی کی۔ اجتماع کے علمی مقابلہ جات مسجد دارالانوار میں منعقد کئے گئے۔ جن میں انصار نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مورخہ 30 ستمبر بعد نماز مغرب و عشاء مقابلہ حسن قرأت معیار اول و دوم منعقد ہوا۔ اسی طرح مورخہ یکم اکتوبر کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد انوار میں مقابلہ کوئز، حفظ قصیدہ ونماز باترجمہ اطفال اور مقابلہ حفظ قرآن معیار دوم منعقد کیا گیا۔ اسی طرح مؤرخہ 2 اکتوبر بروز اتوار ساڑھے آٹھ بجے صبح تا ڈیڑھ بجے مقابلہ نظم خوانی تمام گروپس ومقابلہ تقاریر تمام گروپس کروایا گیا۔

ورزشی مقابل جات:۔

مورخہ یکم اکتوبر اور 2/اکتوبر کو نماز فجر کے بعد صبح ساڑھے سات بجے اور دوپہر تین بجے سے نماز مغرب تک ورزشی مقابلہ جات بیڈمنٹن، رنگ، والی بال، شاٹ پٹ، سلو سائیکل اور 100 میٹر دوڑ وغیرہ کروائے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موسم صاف اور بہت خوشگوار رہا۔ جملہ انصار صف اول ودوم نے مختلف کھیلوں میں نہایت ذوق وشوق سے بھر پور حصہ لیا۔

JOTI SAW MILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)

JSM

S.A.Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan

’’میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار دُرود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہوسکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔‘‘

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام) (حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 118)

اختتامی تقریب:-

مؤرخہ 2/ اکتوبر بروز اتوار بعد نماز مغرب وعشاء (جمع) ٹھیک 7:30 بجے مسجد انوار میں زیر صدارت مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت و مہمانانِ خصوصی مکرم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان ومکرم حافظ مخدوم شریف صاحب قائم مقام ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان اختتامی تقریب کا آغاز ہوا۔اس تقریب میں مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب ایڈیشنل قائد عمومی مجلس انصار اللہ بھارت نے تلاوت کی۔اس کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے عہد انصار اللہ دہرایا۔ساتھ ساتھ جملہ انصار نے بھی پورے جوش وخروش سے عہد دہرایا۔بعدہٗ مکرم تنویر احمد ناصر صاحب نائب ناظر نشر واشاعت قادیان نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پیش کی۔اس کے بعد مکرم تبریز احمد درانی صاحب منتظم عمومی مجلس انصار اللہ قادیان نے مجلس انصار اللہ قادیان کی سالانہ کارگزاری رپورٹ پیش کی۔بعدہٗ خاکسار (سید کلیم الدین احمد زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ قادیان) نے شکریہ احباب پیش کیا۔

آخر پر مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے صدارتی خطاب فرمایا۔اس کے بعد تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔انصار کو مکرم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان، مکرم قائمقام امیر صاحب مقامی و مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے انعامات سے نوازا۔اس طرح دعا کے ساتھ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ قادیان بخیر وخوبی اختتام کو پہنچا۔الحمدللہ

اختتامی پروگرام کے بعد جامعہ احمدیہ کے ڈائننگ ہال اور اس کے احاطہ میں جملہ انصار ودیگر مہمانان کرام کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے نیک نتائج ظاہر فرمائے اور جملہ انصار بھائیوں کو اپنے افضال اور برکات سے نوازے۔آمین

(زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ قادیان)

خدمت خلق مجلس انصار اللہ حیدرآباد:

مؤرخہ 19 دسمبر 2024ء جمعرات کو دوپہر مجلس انصار اللہ حیدرآباد کی طرف سے ڈسٹرکٹ ہاسپٹل کنگ کوٹھی و MNJ کینسر ہسپتال میں 180 بڑے مریضوں اور بچوں میں 30 بلانکٹ اور 200 پاکٹ فروٹ شعبہ خدمت خلق مجلس انصار اللہ حیدرآباد کی طرف سے تقسیم کئے گئے۔الحمدللہ

اس موقع پر مکرم تنویر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ جنوبی ہند، مکرم حمید اللہ حسن صاحب مبلغ سلسلہ و امیر ضلع حیدرآباد اور مکرم ابوالحسن سلیم صاحب منتظم عمومی کا وفد چند دیگر ممبران مجلس انصار اللہ حیدرآباد کے ساتھ ہسپتال کے سپرنٹنڈنٹ، RMO اور ذمہ داران سے ملاقات کرکے انھیں جماعت کا تعارف کرواتے ہوئے World Crisis and Pathway to Peace کتاب کا تحفہ پیش کیا گیا۔انتظامیہ نے نہایت خوشی سے جماعتی لٹریچر حاصل کرکے جماعت کی اس خدمتِ خلق کی ستائش کی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خدمتِ خلق کیلئے مالی لحاظ سے تعاون

”تمام آدم زادوں کے لیے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔“

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام) (کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

ZISHANAHMAD
AMROHI(Prop.)

ADNAN TRADING Co.
LEATHER JACKET MANUFACTURER
Amroha - 244221 (U.P.)

Mobile
7830665786
9720171269

پیش کرنے والے اور وقت کی قربانی دینے والے انصار بزرگان کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور ہمیں مزید خدمت خلق کے پروگرام منعقد کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

(محمد ضیاء الدین، زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ حیدر آباد)

میڈیکل کیمپ ہماچل پردیش:

صوبہ ہماچل پردیش کے ضلع اُونہ کی دو مجالس (1) پنجوا، لڈولی (2) ٹھٹل میں مورخہ 17 نومبر 2024ء کو مجلس انصار اللہ بھارت کی طرف سے ہومیوپیتھی میڈیکل کیمپ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ امیر قافلہ مکرم مولانا عبدالمؤمن راشد صاحب نائب صدر اوّل مجلس انصار اللہ بھارت تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں مجالس میں کل اکانوے (91) مریضوں نے کیمپ سے استفادہ کیا۔ الحمدللہ۔ مکرم ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب انچارج ہومیوپیتھی ڈیپارٹمنٹ نور ہسپتال قادیان نے مریضوں کا چیک اپ کرنے کے بعد حسب ضرورت ادویات تجویز فرمائیں۔ جبکہ مکرم مبارک احمد صاحب اور دیگر مقامی معاونین نے ادویات تیار کر کے مریضوں کو دیں۔ مریضوں میں احمدی اور غیر مسلم دونوں شامل تھے۔ اس سے مقامی لوگوں میں بہت اچھا اثر پڑا۔ الحمدللہ

اس موقع پر مکرم مبشر احمد صاحب ڈرائیور اور عزیزم جاہد احمد الہ دین بھی موجود تھے۔ مقامی انصار اور مبلغین و معلمین کرام نے مخلصانہ تعاون پیش کیا ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ

(خالد احمد الہ دین، قائد شعبہ ایثار و خدمت خلق مجلس انصار اللہ بھارت)

عطیہ خون مجلس انصار اللہ کلکتہ:

مورخہ 4 ستمبر 2024ء کو مجلس انصار اللہ کے زیر اہتمام Projet Life Force کے تعاون سے ”عطیہ خون کیمپ“ منعقد ہوا۔ جس میں 15 انصار کے علاوہ 25 خدام و لجنہ نے بھی خون کا عطیہ پیش کیا ہے۔ سماجی شخصیات اور مقامی کونسلر بھی میں شامل ہوئے۔ الحمدللہ

(طارق محمود، منتظم عمومی مجلس انصار اللہ کلکتہ)

”یہ عجیب بات ہے کہ دنیا ختم ہونے کو ہے مگر اس کامل نبی کے فیضان کی شعاعیں اَب تک ختم نہیں ہوئیں۔ اگر خدا کا کلام قرآنِ شریف مانع نہ ہوتا تو فقط یہی نبی تھا جس کی نسبت ہم کہہ سکتے تھے کہ وہ اب تک مع جسمِ عنصری زندہ آسمان پر موجود ہے کیونکہ ہم اس کی زندگی کے صریح آثار پاتے ہیں۔ اس کا دین زندہ ہے۔ اس کی پیروی کرنے والا زندہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے زندہ خدا مل جاتا ہے۔ ہم نے دیکھ لیا ہے کہ خدا اُس سے اور اُس کے دین سے اور اُس کے محبّ سے محبت کرتا ہے۔“ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن۔ جلد 22۔ صفحہ 118۔119 حاشیہ)

اِرْشَاد حَضْرَتْ مَسِیْح مَوعُود عَلَیْہِ الصّلوٰۃ و السّلَام

طالبِ دُعا:: DAR FRUIT COMPANY KULGAM

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233

Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979, 09419049823